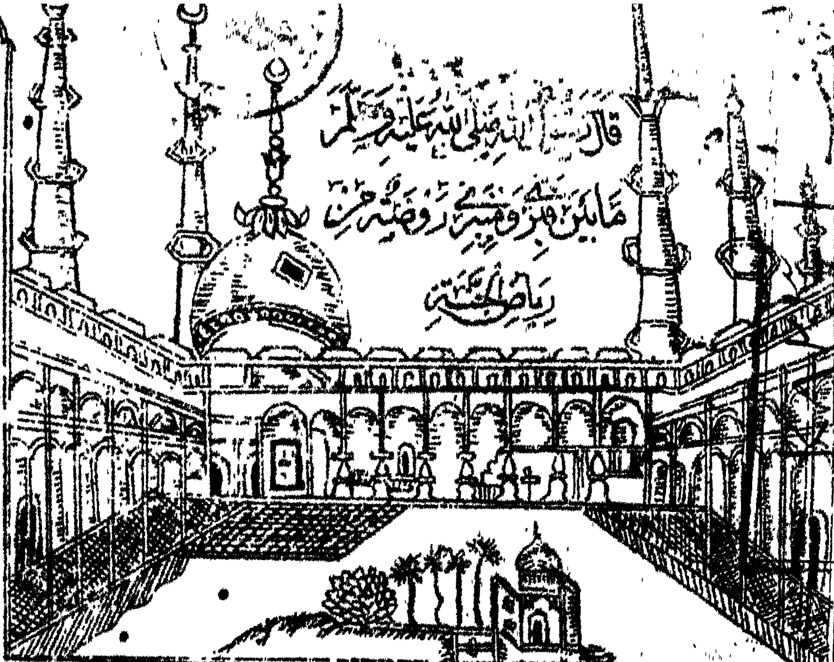
[illegible]

بعون ایزد لم یزلی گلدستہ قصائد نعتیہ محمدی حضرت احمدی المسمیٰ

[illegible]

از تصنیف مولوی احمد علیخان بہادر مغفور ابن جناب مولوی محمد اکبر علیخان بہادر مغفور شاگرد جناب حکیم احمد حسین خان صاحب قمر

[illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	ردیف الف	۹

یہ وہ ہے محبوب عشاق وحدت مآب کا
ہے نور بسا رتو ہر ذرون مین اک آفتاب کا

... ان اگر چہ تھیم خدا سے حجاب کا
چہرہ دکہا دون سبکو رسالت مآب کا

عاشق ہون مین جناب رسالت مآب کا
ہے سیر تو لگو داغ مین نور آفتاب کا

... کہتے ہین ... ہین بجر دید
احمد اوٹھائیے ذرا گوشہ نقاب کا

منکر نکیر مجھسے کرین گے سوال کیا
عشق محمدی ہے خلاصہ جواب کا

مجکو خطا ر قبر و عذاب لحد ہو کیون
دل سے غلام مین ہون تو ہون بو تراب کا

میرا جو اگر یم ہے احمد شفیع ہے
پھر مجکو خوف کیا ہے حساب و کتاب کا

مجھسے ملین جو ابکی وہ محبوب کبریا / نقشہ دکہا دون اونکی مین جاہ و جلال کا

۲ | صل علی کا شور ہو ہر سمت اے خفی
مدحیہ گر قصیدہ پڑہون اوس جناب کا | ۷

مجمع مرا بنی ہی خدا کی صفات کا / راز خفی سے ہے خاص وہ اللہ کی ذات کا
تو نا خدائے کشتی امت سے ہے بانی / تیری ہی ہاتھ مین ہے سفینہ نجات کا
ہوتی ازل مین گر نہ تجلیات جلوہ گر / جستانہ رنگ تا بہ ابد کائنات کا
دولہا بنا کے صاحب معراج پاک کو / اللہ دیکھتا ہے تماشا برات کا
بت خانہ اوسکی ہاتھ سے اللہ کا گھر ہوا / سر توڑ کر نکالا ہے لات و منات کا
احمد کی ذات مین تو فنا ہو گیا ہون مین / اب مجکو کیا ضرور ہے چشمہ حیات کا

۳ | بخشا ہے حق نے مجکو خفی رتبہ بلند
واصف ہون خاص احمد عالی صفات کا | ۷

تیرا عاشق ہون لحد مین بھی مجھے سرور دیکھنا / جب تلین جسم مین قبر مین آ دفتر دیکھنا
جب شفاعت عام ہوگی تیری محشر کی روز / پیچھے پیچھے شہ کے ہونگے کل پیمبر دیکھنا
ہمسپہ ہوگا حشر مین سایہ لوائے الحمد کا / اوس حشم اوس جاہ سے امتکا لشکر دیکھنا
جبکہ ہوگی تیز تابش آفتاب حشر کی / رحمت حق اور کا اوسدم چتر سر پر دیکھنا
جب گرمی ہوگی بشدت روبروئے کردگار / آب رحمت کا برسنا اوسکی سر پر دیکھنا
تشنہ ہونگے جب قیامت مین نبی کو مدح خوان / میرا ساقی دیگا بھر کر جام کوثر دیکھنا

۴

جب جائیگا یہ خفی مدح خوان سوی بہشت
خود بخود کھل جائینگے سب خلد کی گھر دیکھنا

۷

مرے احمد بہروسہ ہے مجہی تیری شفاعت کا
شفیع المذنبین تو اور حامی اپنی امت کا
نہین ہون اسکا مین قائل کہ ہو وہ صاحب ایمان
نہو کچہہ جسکی دلمین درد احمد کی محبت کا
مصور خود بنا کر جسکی صورت کا ہو عاشق
بحق والضحی مین بہی فدا ہون اوسکی صورت کا
احد کو دیکہنا گر ہو تو دیکہو ذات احمد کو
محمد کو جو دیکہو بہید سب کہلجائی قدرت کا
بیان قاب قوسین اوسکی اک ادنی سی مدحت ہے
کہو نبیو نمین رتبہ کسنی پایا ایسی قربت کا
کہین سب انبیا نفسی پکارین امتی احمد
خدا شاہد نہین ہی کوئی مرسل ایسی ہمت کا

۵

خفی کی یا محمد اب بری حالت ہی فرقت مین
ترحم کی نظر سے دیکہہ تو حال اوسکی غربت کا

۶

پہر اپنا جہود کہلایا تو ہوتا
پہر اس عاشق کو تڑپایا تو ہوتا
دل مضطر کو بہلایا تو ہوتا
کبہی پہر خواب مین آیا تو ہوتا
عمل نامو نمین سب کی وصف اپنا
مرے ہاتہون سے لکہوایا تو ہوتا
وہ روضہ دیکہنی بیتاب ہون مین
کبہی بلوا کے دکہلایا تو ہوتا
اس آشفتی کو اپنی ای شہ حسن
جمال اپنا ٹک دکہلایا تو ہوتا
نکل جاتی ہماری دل کی حسرت
ذرا یثرب مین بلوایا تو ہوتا
مجہی اک کو جو بخشا یا تو کیا لطف
خدا سے سبکو بخشایا تو ہوتا

٦ تڑپتا ہون پڑا ہون کب تک دکن مین
مرے روضہ پہ جلدی آ خفی تو

مجھے روضہ پہ بلوایا تو ہوتا
ذرا منہ سے یہ فرمایا تو ہوتا ٧

بلاکر بزم مین جلوہ دکھا دیتے تو کیا ہوتا
جو پردہ نکو تجلی کے اوٹھا دیتے تو کیا ہوتا

مین ہون مشتاق نظارہ گھلا جاتا ہون غم مین
اوٹھاکر مونہہ سے مقنع منہ دکھا دیتے تو کیا ہوتا

شفیع المذنبین تم ہو مرے اعمال نامہ سے
جو چن چن کر گناہون کو مٹا دیتے تو کیا ہوتا

کھلاکر یا محمد نعمت باطن کا اک لقمہ
کبھی دیدار کا شربت پلا دیتے تو کیا ہوتا

حسینان جہان سارے گدا ہین تم شہ خوبان
نظارہ کا ہمین کچھ حصہ دلا دیتے تو کیا ہوتا

تم اپنے عشق کی آتش لگا کر دل مین اے احمد
وجود عنصری میرا جلا دیتے تو کیا ہوتا

٧ خفی اینجا بیا اینجا بیا اینجا بیا کہکر
مجھے آواز تم اپنی سنا دیتے تو کیا ہوتا ١١

شیدا ہوا ہون مین تو رسالت مآب کا
کیا ڈر ہے مجھکو ہو جو منور روز حساب کا

پھر دیکھیون جو خواب مین آمد کی ہو دو نام
جو سون شمع شب سے دور کی تلوا حباب کا

اتنا مین بیقرار ہون حضرت کے عشق مین
بجلی مین بھی اثر ہے مرے اضطراب کا

پیاسی رہیگی حشر مین امت مجال کیا
آپ ہی پلانے والے تو ہین جام آب کا

دل ہے تمہاری ہجر مین بیچین یا نبی ﷺ
یارا نہین ہے بس مجھے اب صبر و تاب کا

خادم ازل سے ہون ترے پیارے حبیب کا
یارب دکھا نہ بعد فنا گھر عذاب کا

فخر رسل ہین اور حبیب خدا ہین وہ
سایہ پڑا نہ اون پہ کبھی آفتاب کا

تھا پھول سا وہ جسم پسینہ گلاب تھا
ایسا کسی نے عطر نہ دیکھا گلاب کا

رکھنا لینا آبرو مری محشر میں اے کریم
اعمال جب تلیں جو ہو موقع حساب کا

سب منتظر کھڑے ہیں تمہارے جمال کے
چہرہ سے اب اٹھائی گوشہ نقاب کا

٨	پھر آفتاب حشر کا کیا تجھکو ڈر خفی دامن تو ہاتھ میں ہی رسالت مآب کا	١١

آستانے پہ محمد کے رہے سر اپنا
جاگ اوٹھے یہہ جو سوتا ہی مقدر اپنا

یا محمد ہمیں تم جلد مدینے میں بلاؤ
اب گذارا نہیں ہوتا یہاں دم بھر اپنا

شوق یثرب میں دل و جان گھلی جاتی ہے
اب تو ویرانہ نظر آتا ہی کشور اپنا

دیکھکر حشر میں تمکو یہہ کھنیگی امت
ایکدم آتا ہے اب شافع محشر اپنا

کسطرح ہم نہ کہیں فخر رسولاں اونکو
سب رسولونکا ہی سالار پیمبر اپنا

یہہ تمنا ہی خدایا جو مدینے پہونچوں
در پہ احمد کی لگائے رہوں بستر اپنا

عشق میں سرور عالم کی گھلا جاتا ہوں
کاٹے کھاتا ہی یہہ دن رات مجھے گھر اپنا

سن لیا جبسے کہ ہیں ساقی کوثر احمد
ہم سمجھتے ہیں کہ ہی چشمہ کوثر اپنا

ہو مستو عشق محمد میں فنا ہو جاؤ
وہ ہی مولا وہ ہی آقا وہ ہے رہبر اپنا

چین آتا ہی نہیں دلکو مرے اے احمد
پھر بھی رویا میں دکھا دو رخ انور اپنا

٩	دل میں اک نور ہے احمد کی محبت کا خفی شیدا احمد یہہ ہے حسن مقدر اپنا	٩

عاشق احمد مختار ہوا خوب ہوا	میں محبت کا خریدار ہوا خوب ہوا
اپنے گھر میں مجھے موسیٰ کیطرح غش آیا	دل مرا طالب دیدار ہوا خوب ہوا
میری بیماری پہ ہیں حضرت عیسیٰ قربان	میں محمد کا جو بیمار ہوا خوب ہوا
جسم سے جسکے معطر ہے شفاعت کا لباس	روز محشر کا وہ مختار ہوا خوب ہوا
تخت پر جلوہ نمائی کو سلیمان آیا	دل مرا اسکن دلدار ہوا خوب ہوا
نظر آیا ہے مجھے خوب ہیں محبوب خدا	بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا
انبیا سارے ہیں قائل تری سرداری کے	سبکا تو قافلہ سالار ہوا خوب ہوا
خاک کا میری قیامت بھی ادب کرتی ہے	میں ترا کشتۂ رفتار ہوا خوب ہوا

۱۰	مرے مرشد نے خفی مجکو وہاں پہونچایا شبکو میں داخل دربار ہوا خوب ہوا	۷

جب ہوئے احمد والا پیدا	تب ہوا جلوہ خدا کا پیدا
کچھ بھی ہوتی نہ خدائی ظاہر	گر نہوتا مرا آقا پیدا
آتی ہے عرش بریں سے یہ صدا	اب خدا کا ہوا پیارا پیدا
اختر و ماہ و زمین و افلاک	ہوئے اوس نور سے کیا کیا پیدا
آرزو ہے کہ مدینہ دیکھوں	شوق دل میں ہوا اچھا پیدا
جب وہ پیدا ہوا سلطان عرب	شور تھا لو ہوا مولا پیدا

درد عصیاں سے خفی خوف نہ کر

١١	کہ ہوا تیرا مسیحا پیدا ۰	٥

تو مدینے کو اب جلد جانا صبا ۔ طیبۂ پاک کی خاک لانا صبا
شہر یثرب کی مٹی تو لا کر ذرا ۔ میری آنکھوں مین سرمہ لگانا صبا
تو ہی لیچل اوڑا کے مجھے ہند سے ۔ جبکہ یثرب مین تیرا ہو جانا صبا
ہان مدینے مین لیجا کو بہر خدا ۔ روضۂ پاک جلدی دکھانا صبا

١٢	موت آئے خفی کو مدینہ مین گر ۰ خاک اوسکی نہ وہان سے اڑانا صبا	١١

حبیب خدا یا رسول خدا ۔ مدینے بلا یا رسول خدا
بتا دیجیے مجکو روز نشور ۰ ۔ نشان آپکا یا رسول خدا
تڑپتا ہون مین شوق دیدار مین ۔ خدا کو دکھا یا رسول خدا
بھلے ہین سبھی آپکے امتی ۰ ۔ فقط مین برا یا رسول خدا
وظیفہ رہے آپکے نام کا ۔ رسول خدا یا رسول خدا
بچھاتا ہون آنکھین تری راہ مین ۔ مرے دل مین آ یا رسول خدا
مجھے بھول جاؤ نہ محشر کے دن ۔ برائے خدا یا رسول خدا
مدینے مین بلوائیے ہند سے ۔ یہ ہے التجا یا رسول خدا
مجھے بخشوانا کہ مجھ سے ہوئی ۔ خطا پر خطا یا رسول خدا
رہون زندہ جبتک کرون مین رقم ۔ تمہاری ثنا یا رسول خدا

۱۳	قیامت مین جب آئے تشنہ خفی ہو کوثر عطا یا رسول خدا	۹

ملک دکن سے جلد اوٹہالو محمدا
روضہ پہ اپنے مجکو بلالو محمدا

باریک پل صراط سے بہی راہ عشق ہے
ہر ہر قدم پہ ہمکو سنبہالو محمدا

سینے مین تا سماؤ وہ بیچون دی حرا
شیطان کو میرے دل سے نکالو محمدا

منزل کڑی ہے پاؤن مین چہالے ہین ضعیف
ہم گر رہے ہین ہمکو سنبہالو محمدا

آواز چو طرف سے یہہ آتی ہے حشر مین
دوزخ سے عاصیون کو بچالو محمدا

مجکو نہ بہول جاؤ قیامت مین یا شفیع
آواز دیکے پاس بلالو محمدا

پردا اوٹہاکے موتہہ سے دکہا کر جمال پاک
دیوانہ اپنا مجہکو بنالو محمدا

روحی فداک عرض یہہ میری قبول ہو
دنیا کی آفتون مین نہ ڈالو محمدا

۱۴	ہان اولیا ہین تحت قبای خدای پاک دامن مین تم خفی کو چہپالو محمدا	۷

یا نبی ارمان نکلے کسطرح دیدار کا
یہہ مری آنکہین کہان جلوہ کہان سرکار کا

کب ہے ثانی کوئی میرے سید ابرار کا
سایہ تک بہی تو نہین اوس احمد مختار کا

مین ہون بیخود ابہی گہر مین طرح سینا پہ کلیم
وہ بہی طالب ہین بہی طالب تہے مری دیدار کا

جو کہ ہین محبوب رب کی مدح خوان لیل و نہار
کب ہے اونکو خوف محشر کا صراط و نار کا

اک ہو مشکل سکی بخشش جسکے ہو تمہا شفیع
کافی ہوگا یک اشارہ ابروی خمدار کا

ہوتی جاتی ہین گرچہ رات دن بیحد گناہ
ہی بہروسا ساری امت کو شہ ابرار کا ۱۰

۱۵
نعت گوئی کی سبب تجھکو ملا یہ حفی
مجلس احمد مین ہی چرچا تیری اشعار کا
۷

جب عشق احمدی ہمین منظور ہوگیا
یہ جسم خاکی مٹ گیا اور نور ہوگیا

یکدل دیا تہا ہمکو خدای قدیر نے
احمد کے وہ بھی عشق سے معمور ہوگیا

جسکو حبیب رب کی محبت سے کام ہی
جھگڑون سی دو جہان کے وہ دور ہوگیا

موسی کو غش جو آگیا سمجھے ہو تہا وہ کیا
احمد ہی سے بے نقاب سر طور ہوگیا

پوشیدہ راز تہا تو بجز حق نہ تہا کوئی
جب بھید کھل گیا تو وہ منصور ہوگیا

سوراخ نیش غم سے ہوی ہاین ہزارہا
سینہ ہمارا خانہ زنبور ہوگیا

۱۶
ممدوح رب پاک کا تو مدح خوان ہوا
کیا ای حفی ترا بھی یہ بقدو ہوگیا
۷

خدا کیواسطی دکھلا دی ای احمد مزار اپنا
تڑپتی ہی جبین جان بیتاب دل ہی بیقرار اپنا

احد کی شان پوری ہی حضرت احمد مین ہم ادیکھیں
کبھی کوچہ مین عرفا کی جو ہو جای گذار اپنا

نہ تیری در پہ حاضر ہین نہ یان راحت سے رہتی ہاین
نہ اوسپر اختیار اپنا نہ اسپر اختیار اپنا

ہماری جان فدای نا خدای کشتی امت
قیامت کا جو ہی مختار اوسپر دل نثار اپنا

ہماری آنکھ مین پھر جائگا نقشہ محمد کا
دکھائگا جمال پاک جب پروردگار اپنا

کفن بھینچی ہوی سوی مدینہ لاش کھنچ جای
بسن مردن بجز ملک دکن مین ہو مزار اپنا

۱۷	محبت مین تری بہولا ہوی ہم سبکو بہولا ہین خفی اب صرف مداحی پہ ہو دارومدار اپنا	۵

ہائے سینا جو مقدر یہ ہمارا ہوتا
روضہ سے دور غلامی کا گزارا ہوتا

اے خوشا بخت کہ کوثر تری ہاتھوں سے پیون
گر مجھے زہر بھی ملتا تو گوارا ہوتا

میرے محبوب خدا مجھکو بلاتے جو کبھی
اس پریشان کا بھی روضہ پہ گذارا ہوتا

لا سکا نہین ہی اگرچہ نکتے موسے جاکر
کون ہوتا مرا احمد مرا ہی پیارا ہوتا

گر بلاتے تو یہ نعتیہ قصیدے پڑہتا
نام کے ساتھ ہی روضہ کا اشارا ہوتا

وہ تڑپتا وہ بزاری تری روضہ کے حضور
مر کے ای جان جہان تن دوبارا ہوتا

لطف ہوتا جو مین جالی سے لپٹ کر روتا
اور اوسی حال مین مرنا بھی قضارا ہوتا

تم بلاتے سوئے یثرب جو اشارے سے کبھی
کیسا خوش وقت یہ مداح تمہارا ہوتا

۱۸	بلبل پرواز خفی کو نہین مجبوری ہے اڑکے مین جاتا اگر جانیکا یارا ہوتا	۹

مین دیوانہ ہون احمد کا الم ہے داغ ہجران کا
خضر رستہ بتا مجھکو مدینہ کے بیابان کا

رہیگا جلوہ افگن سایۂ احمد مری سر پر
قیامت مین مجھے کیا خوف ہے خورشید تابان کا

لعاب پاک مین نور حیات جاودانی ہے
جناب خضر مین طالب نہین ہون آب حیوان کا

تری رحمت پہ تکتی ہے گنہگاروں سے محشر مین
مرادونے اگر چاہا ہو مٹانا داغ عصیان کا

محبت جسکے سینہ مین محمد کی ہوئی قائم
چمک اٹھا اوسی کی جان و دلمین نور ایمان کا

اگر تم دل مین آؤ سیکڑون سجدے کرون تلکو	وہ گھر پہ نبی آئی قدم جب ایسے مہمان کا
خدا ہے عاشق احمد زلیخا عاشق یوسف	یہ رتبہ ہی محمد کا وہ رتبہ ماہ کنعان کا
بہت چاہا ملین احمد نہین ملتے نہین ملتے	مدینے تک ہوان جاتا نہین فریاد وا فغان کا

۱۹	حقی انکی بدولت وہ کلام اللہ کو آئے سر جبرئیل پر بھی تاج ہی احمد کی احسان کا	۷

خوبصورت اسطرح معراج والا ہوگیا	خود بنا کر جسکا شیدا حق تعالی ہوگیا
فکر میزان ہول محشر خوف دوزخ کسلیے	رحمت للعالمین تو کملی والا ہوگیا
جلوہ فرما جب ہوا وہ عالم تکوین مین	کفر کی ظلمت چلی اٹر کر اوجالا ہوگیا
لو ملک سو سے فلک سیر کو قصیدے لیچلے	عالم بالا پہ میرا بول بالا ہوگیا
سایہ بھی ہوتا حقیقت مین بشر ہوتا جو تو	کسلیے بے سایہ تیرا قد بالا ہوگیا
باتین کرتے ہین یہہ آپسمین فرشتے روز حشر	جو وہابی تھا وہ دوزخ کا نوالا ہوگیا

۲۰	ای حقی بخشا خدانی جب اسی دکھلا دیا یہہ مرادیوان جنت کا قبالہ ہوگیا	۷

احمد کے جب ظہور کا ایک شور ہوگیا	عالم صفات خاص سے معمور ہوگیا
چمکا ہے جبکہ نور خدا کے حبیب کا	زنگ سیاہ کفر جو تھا دور ہوگیا
دیکھا ذرا سا نور تو موسی نے غش کیا	ہر ایک رونگٹا ترا پر نور ہوگیا
عشق محمدی کے اثر کا سبب ہی یہہ	مدح نبی کا مجھکو جو مقدور ہوگیا

مری نبی کا عشق ہوا جب سے جاگزین
تب سے ہی میرے دل مین عیان نور ہوگیا
مداحون مین نبی کے ہوا جبسے مین شریک
قسمت کا جو خلل تھا وہ سب دور ہوگیا

۲۱	مداحی کے طفیل سے مجلس مین شاہ کی اس عاصیٔ خفی کا بھی مذکور ہوگیا	۷

تھا ازل سے ہی بہت ٹھیک مقدر اپنا
لاڈلا حق کا ہوا جب تو پیمبر اپنا
یا الٰہی مجھے پہونچا دے در اقدس تک
تیرے محبوب کی عتبہ پہ رہے سر اپنا
شہر یثرب کا ہوا جب سے کہ شیدا مین
بد تر آتا ہے نظر گور سے بھی گھر اپنا
گرمی حشر سے گر پیاس بڑہی کیا ڈر ہے
تشنگی دیگا مٹا ساقیٔ کوثر اپنا
جب سے وہ نور خدا جلوہ نما ہے دلمین
خاطر آسودہ ہے اور دل ہے منور اپنا
گو کہ کثرت ہے گناہونکی تردد کیا ہے
حق کا پیارا ہے وہان شافع محشر اپنا

۲۲	جب مرتب ہوی مداحونکی فہرست خفی نام لکھوایا ازل مین سر دفتر اپنا	۷

جناب رحمت عالم سے جسکا دل لگا ہوگا
قسم اللہ کی اوسکا حشر مین رتبہ بڑا ہوگا
گنہگارونکو اوسکا ہی بھروسہ ہے دو عالم مین
محمد ہی ہمارا شافع روز جزا ہوگا
قیامت مین سوا نیزے پہ جب خورشید آئیگا
اوسیکے دامن رحمت کا سبکو آسرا ہوگا
قصیدے جسکے مین پڑھتا ہوا پہونچونگا روضہ پر
کمال ذوق کا میرے وہان اک غلغلہ ہوگا
جو پیچھے پیچھے احمد کی چلیگی امت عاصی
سوی جنت ہے جانا سبکی یہہ ارشاد خدا ہوگا

نظر آئیگا جب تاج شفاعت سر پہ احمد کے — شفیع آتا ہے وہ سب کا یہ چرچا جابجا ہوگا

۲۳	نبی کا مدح خوان تو ہے خفی تجکو ہے پھر کیا ڈر ترا ہر وقت حامی وہ رسول کبریا ہوگا	۷

ہوا جسوقت چرچا آمد شاہ رسالت کا — سجادینگے دو عالم میں وہ اسکی شان و شوکت کا
شفاعت ہے دو عالم کی لکھی احمد کے ہونٹوں پر — ہوا جب سے جو زن دریا مری خالق کی رحمت کا
خدا کا صاف وہ ہوگا ہوا اگر دیکھیں محمد کو — بھلا مخلوق خالق میں کوئی ہے ایسی صورت کا
اطاعت ہے محمد کی اطاعت خاص خالق کی — ثواب الدین ہمیں ہر اٹھیگا اس اطاعت کا
رہینگے محزون و غمدیدہ وہ امت کی گنا ہونسے — کہاں نبیوں میں ایسا تہا کوئی غمخوار امت کا
چلا وہ لامکا نسے نام اپنا رکھکے جب احمد — احد کی ہے قسم مونہہ پر تھا اک پردہ رسالت کا

۲۴	خفی مدح خوان ہوں میں عطا ہو یہ صلا مجکو کہ جم جاوے میری آنکھوں میں نقشہ تیری صورت کا	۹

نقشہ احمد کا اگر دل میں نمایاں ہوگا — جلوہ خاص احد مہر درخشاں ہوگا
سامنے روضہ کے یارب میں تیرے پکر رو دوں — پورا کس روز مرے دل کا یہ ارمان ہوگا
جبکہ وہ شمس رسالت مرے دل میں چمکے — کوکب بخت سیہ میرا درخشاں ہوگا
شوق نظارۂ گنبد ہی رکھتا ہے مجھے — کب مقدر میں وہاں جانیکا ساماں ہوگا
جب کلس گنبد اخضر کا نظر آئیگا — شوق کامل میں میرا جسم بھی لرزاں ہوگا
وادیٔ ہند میں کب تک میں پھروں بے رہبر — ہائے کب سامنے یثرب کا بیاباں ہوگا

خاک میری تو اگر شہر مدینہ پہونچا دے
تیرا ای باد صبا بندہ پہ احسان ہوگا

غیر سے مین نے کیا خانۂ دلکو خالی
یہی امید کہ احمد مرا مہمان ہوگا

شان محبوبی سے محشر مین چلیگا جو حبیب
ای خفی ہاتھہ مین اوسدم مرے داماں ہوگا

۲۵	ردیف با	۷

یارب مجھے ہو حب شفیع الامم نصیب
سرمہ کے واسطے ہو وہ خاک قدم نصیب

خالق کریم اور نبی بھی کریم ہے
قسمت تو ہو مجھے خوان کرم نصیب

کب تک نہ مجکو ملک دکن سے بلاؤگے
کب تک رہیگا ہند مین مضطر بہ غم نصیب

حالت مین اضطراب کی ہر دم زبان پہ ہے
کب ہوگا یا الٰہی طواف حرم نصیب

ہجران مین تیرے ای مرے محبوب کبریا
لیل و نہار ہے مجھی درد و الم نصیب

احمد سے میرے جو کہ ہوا منحرف شقی
مرجع ہے اوسکا نار وہ ظالم ہے کم نصیب

۲۶ | ۷

خواہش نہ مال کی ہے تجسس نہ جاہ کا
بس مجکو ای خفی ہون شفیع امم نصیب

۱

اوج پر لائی اگر تو مرا اختر یارب
مجھسے ملجائی ابھی میرا حبیب یارب

شوق دیدار محمد مین گیا آنکھہ سے نور
اونکو دکھلا کے اسے کردے منور یارب

مین ہون مشتاق زیارت کئی برسون سے
تو دکھا دے مجھے وہ مرقد اطہر یارب

چہرۂ پاکِ نبی کا ہے تصور دل مین	میرے سر مین ہے سرِ زلفِ معنبر یارب
ہان خدائی مین ترے گرچہ ہزارون ہین نبی	کون ہے میرے محمد کے برابر یارب
درد رہ رہ کے نہ اوٹھے مرے پہلو مین کہین	نقش فرقت کا نہ بیٹھے مرے دلبر یارب
	لطف نظارہ کا ہر وقت حفی کو ملتا روبرو روضہ کے گر ہوتا مرا گھر یارب
۲۷	ردیف تا ۹
جسکو خواہش ہو کہ دیکھین وہ خدا کی صورت	دیکھہ لین آکے مرے خیرورا کی صورت
میرے مرشد کی حقیقت نظر آئی مجھکو یہ	نائب ختم رسل راہنما کی صورت
شوق دیدار مین پیدا جو ہون بال اپنے زر	مین مدینہ کو اوڑون مرغ ہوا کی صورت
جبکہ ہوتی ہے یہہ سب ہستی موہوم فنا	عارفو ہوتی ہے تب ہی تو بقا کی صورت
سب حسینان جہان جسکی ہین زلہ بردار	اوسی محبوب کی صورت ہے خدا کی صورت
دن قیامت کی بالطافِ شفیع محشر	مٹ ہی جاینگے گنہ اہل فنا کی صورت
اہل توحید کو کچھہ بحث فضیلت سے نہین	ایک نظر آتی ہے چارون خلفا کی صورت
تیرے کوچہ مین جو مر جاؤن تبرک ہو جاؤن	خاک بن جائے مری خاک شفا کی صورت
۲۸	یا نبی اشک حفی بہتے ہین رخسار و نیر قابل رحم ہے اس محو لقا کی صورت — ۸

شب معراج بڑہی وہ ہی شان رحمت — تھی کف راکب نور مین عنان رحمت

مجھسے کیا پوچھتی ہو عظمت شان رحمت — میرا احمد ہی تو ہے روح روان رحمت

رونق عرصۂ محشر سے یہی شاہ سوار — احمد پاک کے ہی ہاتھ عنان رحمت

میرے احمد کے زمانیکو غنیمت سمجھو — میرے احمد کا زمانہ ہے زمان رحمت

رحمت عام کی سرکار کا ہون مین خادم — ہر کوئی آئے سنے مجھسے بیان رحمت

ہمنوا مست ہین سبھی دوڑینگے احمد کیطرف — جب کھلیگی مری احمد کی زبان رحمت

جانکنی جبکہ ہو اوسوقت بحق حسنین — چہرۂ پاک دکھا اے مری جان رحمت

جسکی مداحی کا ہے تجھکو خفی ذوق کمال
اوسی ممدوح سے ہے عزت و شان رحمت

۹۰	ردیف ثا	۲۹

ہون آپ ہی کی عشق مین بیمار الغیاث — دلمین بھری ہی حسرت دیدار الغیاث

سینہ مین چبھہ رہی ہین سکیئے خار الغیاث — یاد آ رہا ہے وہ گل رخسار الغیاث

دل گھل رہا ہے تیری جدائی مین یا نبی — دل سے مری نکلتی ہے ہر بار الغیاث

مین آپ ہی کا تشنۂ الفت ہون یا نبی — جلدی پلاؤ شربت دیدار الغیاث

لاغر ہے عاشق گل رخسار احمدی — کانٹا ہوا ہے گھل کے دل زار الغیاث

بہر خدا جمال مبارک دکھائیے — سینہ مین دل تڑپتا ہے ہر بار الغیاث

محشر کے روز نار سقر سے بچایئے — اسکا ہے کون جز ترے غمخوار الغیاث

فرقت کی اب نہین مجھے طاقت رہی نبی — تو ہند سے بلا مرے ابرار الغیاث

اپنے خفی کا حشر مین آقا رہے خیال

حق نے تو کر دیا تمھین مختار الغیاث

۳۰	ردیف جیم	۹

جسوقت وہ محبوب سدھارا شب معراج — کرتے تھے ملک وسما نظارا شب معراج

چلتے تھے جہان خوف سے جبریل کے پر بھی — وہان ہو گیا احمد کا گذارا شب معراج

اللہ رے رتبہ جو گئے عرش پہ احمد — نعلین کو ہرگز نہ اوتارا شب معراج

اولٹا دیا سب غیب کے پردونکو احد نے — تا جلوہ ہو احمد کا نظارا شب معراج

وعدہ لیا ہر ایک کی بخشش کا خدا سے — چمکا سب مقدر یہ ہمارا شب معراج

کس شان سے وہ فخر رسل آتا ہے دیکھو — خوش ہو کے خدا خود ہی پکارا شب معراج

حوران جنان جھانک کے لیتی تھین بلائین — اس بانکی ادا سے وہ سدھارا شب معراج

مازاغ کہا شانمین احمد کی خدا نے — باہم ہوا اسطرح نظارا شب معراج

۳۱	صدقے ہون خفی اوس تزک و جاہ و حشم کے اللہ نے احمد کو سنوارا شب معراج	۱۱

عرش نے کہا مرتبہ پایا آج — مع نعلین احمد آیا آج

نکلے قدمون سی جبرئیل نے آنکھہ ؛ میرے احمد کو لو جگا یا آج

لوٹے وہ عرش کے اودہر جا کر پردے سے حق نکل کر آیا آج

آگیا غش پہ غش خدائی کو ؛ پردہ احمد نے جب اوٹھایا آج

ہم پہ رحمت کی ہو نظر مولا ؛ بعد مدت کے ہمنے پایا آج

کوئی پیدا ہوا ہے بے سایہ لامکان مین چھپا ہے سایا آج

میرے احمد کے واسطے ہی براق ؛ جبرئیل امین لا یا آج

شوق دیدار مین محمد کے کیا ہی غلمان نے غل مچایا آج

جا ملا دکھلا دے مجھکو روضۂ پاک ہے یہی مدعا خدایا آج

شب معراج کہتے تھے احمد رتبہ احمد نے بڑہایا آج

میرے آقا کی خاک پا سے **خفی**
عرش اعلی نے رتبہ پایا آج

۱۳۲ **ردیف حا** ۷

یارب دکھا نبی کی تو محفل کسیطرح عزت ہو اس غلام کو حاصل کسیطرح

مدت سے چاہتا ہون عشق محمد مین مر رہون افسوس مانتا نہین یہہ دل کسیطرح

نعت نبی کے لکھنے کی ہی مجھکو آرزو یہہ فن سکھا دو حضرت مائل کسیطرح

مجھکو کھلا دیا ہی تری ہجر نے بہت آسان ہو یا نبی مری مشکل کسیطرح

یا رب تری جناب مین ہے التجا یہی
ہم بزم احمدی مین ہون داخل کسطرح

ہو جائے ای خدا بطفیل شہ عرب
روضہ سے کے روبرو مری منزل کسیطرح

آقا ترا تو خلق و کرم ہے بہت وسیع
اپنے خفی خستہ سے آمل کسیطرح

٣٣ ردیف خا ٧

غیرت فزای مہر ہی خیر الورا کا رخ
شکل خدا ہی صاف حبیب خدا کا رخ

محشر مین سب ادہر ہی جہکا ئینگے سر جدہر
پہرتا رہیگا میرے حبیب خدا کا رخ

دنیا و دین سے ہوگیا فارغ وہ بالیقین
دیکہا ہی جسنے میرے شہ دوسرا کا رخ

محشر مین الحفیظ کی جسدم مچیگی دہوم
ہوگا طرف شفیع کے خلق خدا کا رخ

گر ہی گئی نظر سے تجلائی کوہ طور
دیکہا ہے جب سے صاحب صل علی کا رخ

پیدا ہوئے ہزارون حسینان گلعذار
احمد سا کب ہوا ہی کسی مہ لقا کا رخ

احمد کی در پہ کیون نہ جہکے سر مرا خفی
کعبہ کا بہی تو کعبہ ہے اس حق نما کا رخ

٣٤ ردیف دال ٧

دکہادے خدا جلد جای محمد
مین ہون جان و دل سے فدای محمد

کرون کس زبان سے مدینے کی توصیف
کہ ہی عرش سے بڑہ کے جای محمد

لگاؤن مین آنکہون مین سرمہ کی بدلے
جو پاؤن مین وہ خاک پای محمد

قیامت کی گرمی سے کیا خوف مجکو	کھڑا ہون مین زیر لوائے محمد
خدا نے کیا جو کہ دنیا مین پیدا	وہ پیدا ہوا سب برائے محمد
رکھو دل مین ہر وقت خوف خدا تم	یہی ہے ہمیشہ رضائے محمد

٣٥	دعا بس خفی کی یہی ہے خدایا فنا خود مین کردے برائے محمد	٩

مجھکو نہ اب پھراؤ در در مرے محمد	صدقے یہ جان و دل تیرے مرے محمد
دونون جہانمین ڈھونڈھا ہمسر نہین ہے تیرا	تو سب سے ہوگیا ہے برتر مرے محمد
حسرت کے غم نے بالکل مجھکو مٹا دیا ہے	رحمت سے ہو توجہ دل پر مرے محمد
اک مجھکو ہجر حاصل ہین اور تجھسے واصل	اس دل کو ضبط ہوگا کیونکر مرے محمد
روضہ پہ آکے تیرے کرلونمین شور و غوغا	عاشق کو تو بلالے دم بھر مرے محمد
میرے گنہ کی کثرت کرتی ہے مجکو مضطر	مٹ جائے معصیت کا دفتر مرے محمد
اک دل تھا سیر امونس اسکو بھی کھو کے بیٹھا	صدقے گیا تمھین ہو دلبر مرے محمد
موسے کا طور کتنا عیسی کا اوج کتنا	ہین سارے انبیا مین برتر مرے محمد

٣٦	پہونچون نہ کیون خفی مین تا منزل حقیقت ہادی مرے محمد رہبر مرے محمد	٩

قبلہ ہے حقیقت مین وہ ابروئے محمد	کعبہ ہے ہمارے لیے وہ روئے محمد
والشمس مین کیا بات ہے والیل مین کیا ہے	مرقوم ہے وصف رخ و گیسوئے محمد

احمد کو جو ڈہونڈہا تو احد مجھکو ملا ہے — اللہ کو ڈہونڈہا تو ملا روئے محمد

احمد کو رضا ہی اگر اللہ کی منظور — اللہ بہی رہتا ہی رضا جوئے محمد

خواہش جو مجہی ہی تو دم نزع یہی ہے — دل سوئے خدا آنکھ ہے سوئے محمد

بخشش ہوئی اودہر عام شفاعت سے ادہر عام — اللہ سے ملتی ہے بہت خوئے محمد

رحمت ہوا اک کیسی مخلوق سے اوسکی — خود حضرت خالق ہی ثناگوئے محمد

مجروح کیا میرے دل وجان جگر کو — ہی تیز بہت خنجر ابروئے محمد

کیونکر نہ ملے مجکو خفی رتبہ اعلا
مین عاشق صادق ہون ثناگوئے محمد

۳۷ ردیف ذال ۷

لکھدیا ہے مرے مرشد نے یہ اچھا تعویذ — دلپہ لکھندہ ہی مرے حب نبی کا تعویذ

سدا بہ محشر سے آسیب نہیگا مجکو — نعت احمد کی ہے اس میرے گلے کا تعویذ

ایک مدت سے تمنا ہی کہ روضہ دیکھون — تربت پاک کا دکھلا دے خدایا تعویذ

ایسے شیدا ہو جمال رخ اطہر کو لیے — حب تسخیر کو ہے نام نبی کا تعویذ

اسم اعظم کا اثر نام مین احمد کے ملا — نقش بدوح سے کب کم ہی ہمارا تعویذ

توبہ کرتی ہوئی بہاگی ہین بلائین ساری — بنگیا جب سے محمد مرے دل کا تعویذ

چار یاری بہی ہے اور پنجتنی بہی ہے خفی

یہہ مربع و مخمس ہے ہمارا تعویذ

۳۸	ردیف را	۷

دل ہوا ہی شاد شکل مصطفےٰ کو دیکھکر
میری قسمت ہے کہان دیکھون جو احمد کی قدم
جسکا دل آیا ہو مارب سیر یثرب کیطرف
بر رخ احمد مین اب تو پاچکی لطف بقا
شان محبوبی کی شایان ہان یہی تو بات ہے
اہل محشر بھول ہی جاینگی ظلمت حشر کی

اور کو کیون دیکھنا نور خدا کو دیکھکر
دل کی کرلونگا تسلی نقش پا کو دیکھکر
دل لگی کب و سکا جنت کی فضا کو دیکھکر
ای خضر ہم کیا کرین آب بقا کو دیکھکر
یان قضا پھر جاتی ہی اونکی رضا کو دیکھکر
رحمت للعالمین نور ہدا کو دیکھکر

۳۹	ای خفی محشر کا مجھکو خوف ہوگا کس لیے پیچھے ہو لونگا مین اپنے مقتدا کو دیکھکر	۷

ای خدا کب مری احمد کا دیار آئی نظر
دل ہو میرا آئینہ آنکھین ہون میری آئینہ
منزل گہ قافلہ اوٹھا اوٹھکی بیٹھا ضعف سے
وہ چمن فردوس کے بنجائین جو آنکھین مری
میرا دل لیگا بلائین میری آنکھونکی ضرور
مین یہہ سمجھونگا کہ ہین طوبی کی یہہ فی البان

اور کب ویسی گلستان کی بہار آئی نظر
دور سے جب میرے احمد کا دیار آئی نظر
اب کہین جلدی شہ دین کا دیار آئی نظر
جب مدینے کا مجھی نقش و نگار آئی نظر
جب میری آنکھونکو احمد کا مزار آئی نظر
گرد سینے کو درختون کی قطار آئی نظر

۱۴	ای خفی تو روضہ پرنور کو آنکھون سے جھاڑ تاکہ آنکھون کو مدینے کی بہار آنے نظر	۱۱

تمنا ہی تیری روضہ پہ آکر
خوشی سی جان و تن مین پھیرا کر

صبا تڑپا کرون کبتک کفن مین
مجھی یثرب مین تو لیجا اوڑا کر

تڑپتا ہی وہان آنیکو یہ دل
کرو تم شاد پاس اپنی بلا کر

مجھی محشر کی گرمی سی بچانا
میری سر پر شہا دامن اوڑہا کر

تمہاری ہجر مین دن رات مولا
بہت روتا ہون مین آنسو بہا کر

سر محشر صلا یا دینگی ہم بھی
تمہاری نعت داور کو سنا کر

گروہ عاصیان کی کر شفاعت
کہے گا حق یہی تجھکو بلا کر

میری یہ آرزو ہی ای شہ دین
مرون قدمون پہ تیری سر جھکا کر

شب معراج مین میری محمد
ملے کس شان سے اللہ سی جا کر

تم اپنی امت عاصی کو سرکو
رکھو جنت مین دوزخ سے بچا کر

۱۶	خفی خستہ جان کو یا محمد کرو زندہ ذرا مکھڑا دکھا کر	۷

مرقد انور پہ اب احمد کی جانا ہی ضرور
ہر قصیدہ نعتیہ انکو سنانا ہی ضرور

جل رہا ہی آتش فرقت مین ہمیشہ دل روز و شب
سرور عالم کو اب جا کر دکھانا ہے ضرور

ہو تم ابیمار مین عیسی کرین گی علاج
دیکھنی عاشق کو اپنی آپ آنا ہے ضرور

میرے سر پر یا محمد ہے بہت عصیاں کا بوجہہ
کل شفاعت کر کے رب سے بخشوانا ہے ضرور

اے فرشتو اتفاقاً مین مرون گر ہند مین
میری لاشہ سوے یثرب لیکے جانا ہے ضرور

یا نبی صل علی صد بار تجہیز ہو سلام
غسل بہی لیجا کے روضہ پر مچانا ہے ضرور

کیون خفا ہین مجسے وہ محبوب رب العالمین
اے خفی قدمون پہ سر رکہکے منانا ہے ضرور

۴۲ ردیف زا ۷

میرے نبی کا دہیان سے ہے مجکو تمام روز
پیتا ہون میکدے سے محبت کے جام روز

گو کہ جدا رکہا ہے یہ عصیان نے یا نبی
پہونچیگا تجہکو دور سے میرا سلام روز

قسمت کہان کہ بار ہو دربار خاص مین
ہو جاؤن خیر داخل دربار عام روز

روضہ پہ کیون طلب نہ کیا مجہکو یا نبی
حسرت مین کٹ رہی ہے مری صبح و شام روز

فرکر ہی دیکہہ لیجئے ترچہی نگاہ سے
روتا ہے آرزو مین تمہارا غلام روز

شاید کہ اب بلائین مجہے در پہ اپنے شاہ
اپنے سفر کا کرتا ہون مین اہتمام روز

۴۳

پڑہتا ہون مین حدیث کئے دنسے اے خفی
مجہہ سے شفیع میرا ہے کرتا کلام روز

۶

اپنا یہ تن عزیز نہ یہہ اپنی جان عزیز
ہمکو ہے دلسے بادشہ انس و جان عزیز

روضہ پہ اب بلائے ہے شاہ دو جہان
ہمکو نہین قلمرو ہندوستان عزیز

ترستے ہین قدر دل سے محمد کو دیہان کی
سمجھے ہوے ہین ہم تو اوسے مہمان عزیز

ملک دکن مین گرچہ مین رہتا ہون یا نبی
روضہ کا تیرے ذکر مین کہتا ہون یا عزیز

محبوب کبریا کا رہے ذکر ہر گھڑی
واللہ میرے دلکو یہہ ہے داستان عزیز

سوگند اے خفی ہے خدائے جلیل کی
ہے جان سے بھی مجھکو شہ انس و جان عزیز

٤٤ | ردیف سین | ٩

لیچل اے جوش جنون سید ابرار کے پاس
مجھسے بیتاب کو پہونچا شہ مختار کے پاس

جھاڑون پلکون سے جگہہ انکی اگر مین پہونچون
روضۂ پاک شہ احمد مختار کے پاس

مجکو دوزخ سے چہوڑانا مجھے جنت دینا
کچھ بڑی بات نہین سید ابرار کے پاس

بھیکے سب حشر مین یون پیش محمد ہونگے
جیسے محتاج کہڑے ہوتے ہین سردار کے پاس

ہو نہین خادم شہ لولاک کا یہہ یاد رہے
نعش پہونچانا فرشتو مری سردار کے پاس

مرض ہجر سے یارب مین گہلا جاتا ہون
جلد پہونچا دے مجھے شافی بیمار کے پاس

نذر کو آیا ہون دربار مین دل حاضر ہے
اور کچھ چیز نہین اس جگر افگار کے پاس

ہمسے محتاج غنی ہون تو کمی کیا ہوگی
دین و دنیا کے خزانے تو ہین سرکار کے پاس

٤٥ | اے خفی تجکو بلالین گے مدینے وہ ضرور
بھیج عرضی تو کوئی قافلہ سالار کے پاس | ٧

جا کے اوس روضہ انور کو نہ دیکھا افسوس ۔ دل کی دل ہی مین رہی ہای تمنا افسوس

کبھی ارمان یہ ہوگا تجھے ای فخر امم ۔ تو نے بلوا کے وہ روضہ نہ دکھایا افسوس

ہون ازل سے تو فدا تجھ پہ ہون اے شاہ رسل ۔ کیون لگا ان سر نہ قدم پہ تیرے رکھا افسوس

مین جدائی سے تری سخت ہون حیران غمگین ۔ تو نے اب تک نہ خبر لی مری شاہا افسوس

آرزو ہے کہ مدینے کا وہ صحرا دیکھون ۔ اپنے شیدا کو نہ بلوا کے دکھایا افسوس

خواب مین بھی نہین آتی ہے نظر وہ صورت ۔ کیون مجھے شکل دکھاتی نہین آقا افسوس

اسی حسرت مین خفی عمر کٹی جاتی ہے
کہ خدا نے نہ دکھایا مجھے بطحا افسوس

۹	ردیف شین	۴۶

زر کی ہے نہ مجھکو در شہوار کی خواہش ۔ احمد ہے تری دولت دیدار کی خواہش

یثرب کو چلون شاہ کا دیکھا کرون روضہ ۔ واللہ یہی ہے ہمین ہمیار کی خواہش

مسکن مرا یارب ہو مدینے کی زمین پر ۔ کچھ مجھکو نہین جنت و انہار کی خواہش

عاجز ہون گناہون کی مرض سے کرم مولا ۔ رہتی ہے مجھے شافی بیمار کی خواہش

شبکو ہے مجھے چین نہ دنکو کوئی آرام ۔ مجھکو ہے فقط احمد مختار کی خواہش

سینہ مین مرے روز چمکتا ہے مہ نو ۔ دلمین ہے مری ابروئے خمدار کی خواہش

قدسی ہو ملک ہو کہ ولی ہو کہ نبی ہو ۔ ہے سبکو مرے احمد مختار کی خواہش

سب کچھہ مجھی ملجا ہی اگر تو مجھی ملجا ہی — کچھہ اور نہین تیرے طلبگار کی خواہش

۴۷	بازار شفاعت کا خفی گرم ہوا ہے کیونکر نہو اب تجھسی گنہگار کی خواہش	۷

مدح خوان ہون مجھسی ہین لب احمد مختار خوش — حضرت ستار خوش ہی حضرت غفار خوش

حضرت محبوب حق سے عشق جو پیدا کری — اوس سی ہوگا عین وقت قہر بھی قہار خوش

جسنے کین باتین خدا سے عرش سے جاکر او پر — اوسکی ہی رفتار خوش اور اوسکی ہی گفتار خوش

ہائی جسکا دل مدینی کی فضا پر لوٹ ہو — کب نظر آوی اوسی فردوس کا گلزار خوش

جو کہ رکھین مجلس مولود احمد سی حسد — بعد مرنیکی نہونگی اشقیا زنہار خوش

جسکے دلمین کچھہ محبت ہو رسول اللہ کی — اوسکو ہی ہر وقت ذکر سید ابرار خوش

	سچ یہہ ہی جو عشق احمد مین کری خود کو فنا اے خفی وہ سنکے ہو بیشک تری اشعار خوش	

۴۸	ردیف صاد	۷

اللہ نی رسولونمین محمد کو کیا خاص — سردار ہیں کونین ہوئی اونکو عطا خاص

ہی کونسی نبیونکو شرف اونکے برابر — ہین شافع حشر اور ہین محبوب خدا خاص

کیون بخت پہ اپنی نکرون ناز ہمیشہ — خالق کا ہون بندا تو محمد کا گدا خاص

اللہ تو دوزخ کی عذابوں سی بچا لے — مقبول کر اے بار الہ میری دعا خاص

احمد بھی کرتے تھے مناجات ہمیشہ — ہے رحم کے قابل مری امت تو خدا خاص
آتی ہے ندا حق سے یہ کیون فکر ہے محبوب — ہمنے تو کیا تمکو شفیع دوسرا خاص

۴۹ — تو عاشق احمد ہے حفی تجھکو لحد مین
آئیگی نظر چہرۂ انور کی ضیا خاص — ۷

بے انتہا ہے مجکو ترے آستانکی حرص — واللہ دل سے اوٹھ گئی باغ جنانکی حرص
کسطرح اوسکا خاتمہ یارب بخیر ہو — رکھتا ہو اپنے دلمین جو سارے جہانکی حرص
مدح رسول کی ہے مجھے حرص بالضرور — ہرگز نہین ہے مجکو تو نام و نشانکی حرص
تھوڑی جگہہ مدینے کی کافی ہے گر ملے — دلمین نہین ہے کشور ہندوستانکی حرص
امت کی مغفرت کا کہانتک حریص ہے — دیکھو ذرا رؤف و رحیم جہانکی حرص
سر مین ہے سیر کوچۂ محبوب کی ہوا — ہرگز نہین خیال مین باغ جنانکی حرص

شوق وصال مین ہے حفی کو مدام
لیل و نہار نالہ و آہ و فغان کی حرص

۵۰ ردیف ضاد ۷

احمد ہے مجکو تیرے ہی دیدار سے غرض — بیمار کو ہے شافی بیمار سے غرض
لولاک جسکی شان مین خالق نے کہدیا — ہمکو ہے خاص اوسی شہ ابرار سے غرض
ہرگز نہین ہے باغ ارم کی کچھ آرزو — مجکو ہے خاص کوچۂ دلدار سے غرض

یارب دکھا پھر احمد مختار کو مجھے
مجکو ہے خاص احمد مختار سے غرض

کوئی نبی کی سیر کی ہے آرزو مدام
بس ہے مجھے مدینے کے گلزار سے غرض

رضوان دکھا رہا ہے عبث سبز باغ تو
مجکو ہے روضۂ شہ ابرار سے غرض

۷	خدمت مین رکھ ہمیشہ تو احمد کو اے کریم بس اس خفی کو ہے اوسی سردار سے غرض	۵۱

دیکھتے ہین ایکا رخ ہم تو قرآنکے عوض
عشق کا سودا ہے سر مین داغ لیتا ہونکے عوض

تیرے قبضے مین خزانے ہین عطا و فیض کے
وصل سے دل شاد مان کر درد ہجرانکے عوض

اے نبی محترم ہندوستان زندان ہے اب
رکھ مدینے کی فضا مین ایسے زندانکے عوض

جان میری لب پہ آئی ہے بری حالت ہے اب
تم پلاؤ شربت دیدار ہجران کے عوض

دلکی حیرت عشق مین محبوب رنگی بڑھ گئی
مجکو قلب مطمئن دے قلب حیران کے عوض

یہان جو پھولون سے وہانکے خار ہین راحت فزا
مجکو دے یثرب کا صحرا تو گلستانکے عوض

	مدح خوانی مین رہیگا یہ خفی مدح خوان اپنے در پر رکھ محمد ایک دربان کے عوض

۷	ردیف طا	۵۲

دل کو ہے میرے عشق شہ انبیا فقط
ہر حال مین ہے اوسکا مجھے آسرا فقط

مین نے لیا سبق جو فنا فی الرسول کا
مجکو تو جا بجا نظر آیا خدا فقط

دونو جہانمین روشنی ہی کسکے ذات کی
پھیلا ہی نور احمد خیر الوریٰ فقط

مجکو پلا دی شربت وصلت مرے مسیح
بیمار ہجر چاہتا ہے یہ دوا فقط

اقصے مین جب نماز کو آئے کل انبیاء
احمد کل انبیا کا ہوا پیشوا فقط

خیر الامم تمہاری ہی امت کا نام ہے
اسواسطے کہ تم سا ملا رہنما فقط

مجکو خفی ہے عشق رسول خدا سی بس
اس وجہ سے مین کرتا ہون وصف و ثنا فقط

۵۳	ردیف ظا	۷

عشق احمد مین پھنسا ہون الحفیظ
تیز خنجر پر چلا ہون الحفیظ

جان و دل دیکر تری الفت کا بوجھ
اپنے سر پر لیچکا ہون الحفیظ

ناتوانی بیزری کے ساتھہ ساتھہ
مین مدینے کو چلا ہون الحفیظ

جسکا عاشق ہے خدائے لا شریک
اوسکا مین عاشق ہوا ہون الحفیظ

بے حساب اوس راہ مین ہین پیچان
کیسا مین رستہ چلا ہون الحفیظ

کیون نہین کرتے ہو رحمت کی نظر
کیا مین ایسا پر خطا ہون الحفیظ

کر شفاعت تو خفی کی یا شفیع
حد سے بڑھکر پر خطا ہون الحفیظ

۵۴	ردیف عین	۷

تم ہی شفیع جرم و خطا ہو مری شفیع ۔ کان سخا و فیض و عطا ہو مری شفیع

شکر خدا کہ رحمت عالم ہی ذات پاک ۔ وجہ نجات روز جزا ہو مری شفیع

خوف گنہ سی مجکو ہی تکلیف گو بڑی ۔ تم مجمع عطا و رجا ہو مری شفیع

یہہ شوق ہی کہ آپکے دربار مین سے ہے ۔ جب میری روح مجسی جدا ہو مری شفیع

تم سی ہی شان خالق عالم سب ہے آشکار ۔ تم باعث ظہور خدا ہو مری شفیع

جسمی علالتین ہون کہ روحی علالتین ۔ تم میری ہر مرض کی دوا ہو مری شفیع

آیا ہے در پہ کاسۂ دل لیکی ہاتہہ مین
نعمت کوئی خفی کو عطا ہو مری شفیع

ردیف غین

۵۵ ۔ ۷

ہے خدا کی گہر مین روشن نعت احمد کا چراغ ۔ نعت احمد مین لکھون لیا ہی کب میرا دماغ

کعبت اللہ مین تماشا ہی چراغان دیکھئے ۔ عشق احمد سی ہزارون ہین ہمارے دل مین داغ

کن فکان کو کر دیا روشن اوسکے نور نے ۔ ذات احمد دو جہان مین ہی منور ایک چراغ

جسنے دلمین اپنے دی محبت محمد کو جگہہ ۔ سارے جھگڑون سی جہان کی ہو گیا اوسکو فراغ

دیکھو ملعون نبی سے بغض کچہہ اچہا نہین ۔ قول حق مینے کہا یہہ کام ہی میرا بلاغ

اپنے مشتاق لقا کو شربت دیدار کا نبی ۔ رحمۃ للعالمین بہر کرلا دیجیو ایاغ

اپنی مداحی کا آقا دو اگر مجکو خطاب

اے خفی بارہ خوشی کہ دل ہو میرا باغ باغ

۵۶	ردیف فا	ے

مجھے میں آتا ہے کروں تیری پیمبر تعریف
فرض ہے مجھ پہ تری اے مہ انور تعریف

رحمت اللہ کی ہوتی ہے وہاں پر نازل
احمد پاک کی ہوتی ہے جہاں پر تعریف

کسکی مقدور کرے مدح محمد تیری
دیکھ قرآن میں بھری ہے تری اکثر تعریف

کس سے ہو سکتی ہے تعریف تری اے آقا
تیری کرتا ہے مرا خالق اکبر تعریف

جب سے دیکھا ہے قد پاک ترا بے سایہ
باغ میں کرتے ہیں سب سرو و صنوبر تعریف

آرزو ہے یہی مجھکو کروں تا دم زیست
شب بھر اللہ کی عبادت ہو تری دن بھر تعریف

گر خفی روبرو سرکار کے رہتا حاضر
کرتا مونہہ دیکھکے دن رات برابر تعریف

۵۷	ردیف قاف	ے

تیری دربار کی ہے جان پر ارمان مشتاق
تیرے دیدار کا ہے دیدۂ گریان مشتاق

تیرے روضہ کی شہا مجکو زیارت ہو نصیب
میں زیارت کا ہوں اے فخر رسولان مشتاق

ہوا اشارہ کہ چلا آتو زیارت کو مری
اس اشارہ کا ہے یہ عاشق نالان مشتاق

کچھ سند دے مری جان اپنی زبان سے مجکو
ایک دو حرف محبت کا ہوں ہر آن مشتاق

خاص تو نور خدا ہی نہین اسمین کوئی شک — تیرے اس حسن سے کے تھے یوسف کنعان مشتاق

تیرے احسانون کا کب حصر ہو محسن مولا — تیری صورت کا ہے یہ بندۂ احسان مشتاق

نقد بخشش کے صلہ سے نہ خفی ہو محروم
عرض تم اوسکی سنو ہے وہ ثناخوان مشتاق

۵۸	ردیف کاف	۷

دیکھئے خواب مین جلوہ نہ دکھائین کبتک — اور ہم ہجر کی تکلیف اوٹھائین کبتک

جلد للہ دکھا دیجئے ہمکو روضہ — ہم دعا کے لیے ہاتھونکو اوٹھائین کبتک

آپ چاہین تو مدینہ سے دکن دور نہین — ہجر کی آگ مین ہم دل کو جلائین کبتک

جاں سے ہے آپکے شیدا کا ردی ای آقا — نہین معلوم مدینے نہ بلائین کبتک

اب کرو وعدہ بلانے کا ہمین تاب نہین — عشق مین طیبہ کے ہم دلکو جلائین کبتک

پاس روضے کے بلاکر کبھی پوچھے ہمسے — تمنے عشاق کو معشوق ستائین کبتک

۵۹	اے خفی رحمت عالم ہو وہ احمد پیارا خوف سے حشر کے ہم دلکو رلائین کبتک	۷

پہونچادے خدایا تو رسول عربی تک — چھٹنیکی نہین آرزو یہ جان لبی تک

آنکھون سے لگاتا اوسے اور بوسے بھی لیتا — گر ہاتھ مرے پہونچتے نعلین نبی تک

اپنا ہی [illegible] حال ہے تو غش پڑے [illegible] بس — مین کرتا رہون مدح نبی جان کنی تک

اے مہر قیامت تری گرمی کا نہیں ڈر
پہونچا ہے یہہ مداح تو دامان نبی تک

تڑپونگا بڑی ذوق سے لو لو لگا مزے سے
پہونچا دے خدایا مجھے احمد کی گلی تک

ہو جاے شگفتہ صفتِ گل یہہ خوشی سے
روضہ کی ہوا آئے اگر دل کی کلی تک

اس تیری خفی کا ہے ارادہ مرے مولا
مداح رہوں تیرا ہی میں جان کنی تک

۶۰	ردیف لام	۱۰

شیفتہ جب سے ہوں تم پر یا رسول
چین ہے دلکو نہ دم بھر یا رسول

تم مدد کرنا مری اوس وقت میں
جس گھڑی چلتا ہو پل پر یا رسول

ہے یقین ہو رحمۃٌ للعالمین
رحم کچھ فرماؤ ہم پر یا رسول

خوف محشر کا ہمیں تو کچھ نہیں
آپکا سایہ ہے سر پر یا رسول

اپنے دامن میں چھپا لیجو مجھے
گرم ہو جب تب مہر محشر یا رسول

ہم ہیں عاصی تم شفیع المذنبین
ہے شفاعت سبکی تم پر یا رسول

ہاتھ میں ہو گر نہ دستِ دستگیر
قبر سے اوٹھوں میں کیونکر یا رسول

پھر دکھا کر چہرۂ انور مجھے
دیدۂ دل کر منور یا رسول

نزع کی وقت اے شہ ہر دوسرا
خاتمہ ہو میرا اکہر یا رسول

یہہ خفی کی آرزو ہے حشر میں

۶۱	ہون قدم تیرے مرے سر پہ یا رسول	۹

احمد پہ تیری جان تصدق نثار دل — ہے رات دن اونہین کے لیے بیقرار دل

بار خدا تو رحم کر اب اسکے حال پر — دردِ فراق سے تو بہت سوگوار دل

جبسے کہ تیری مُہرِ نبوت کا دہیان ہے — لایا ہے اور رنگ مرا اے خدا دل

تہم تہم کے آج دردِ محبت کے لے مزے — رہ رہ کے بیقرار ہوا ہے بیقرار دل

دیکہا ہے جبسے ہمنے جمالِ شہِ عرب — تب سے ہوا ہے اور بہت بیقرار دل

روضہ پہ جا کے اوس شہِ کونین کی ضرور — ہو جا نثار کہتا ہے یہ بار بار دل

صدمونسی ہجر کی جو اوٹہائی ہین یا نبی — دیکہو کہ ہوگیا ہے بہت داغدار دل

ابتک خدا کا حکم نہین کچہ ادا ہوا — غفار سے ہی اپنے بہت شرمسار دل

کہتا ہے دل خفی سے تو مدحِ رسول لکہ
مجہکو ملا ہے یہہ تو بڑا ہوشیار دل

۶۲	ردیف میم	۸

آمد ہے کسکی جو کہ مچی ہے جہان مین دہوم — عرشِ برین پہ دہوم ہے اور لامکان مین دہوم

وہ خوش خرام جبکہ چلا لامکان سے — اک خودبخود تہی انجمن کن فکان مین دہوم

رحمت کا ابر جبکہ اوٹہا اور برس گیا — میلادِ احمدی کی مچی دو جہان مین دہوم

پیدا ہوا ہے احمد بیکس کیا مرا — ختم رسل کی ہے جو صفت مرسلین مین دہوم

محو غفلت ہیں ... ہے صورت ناقوس کسکا دل — توحید کی مچی ہے [illegible] بتان مین دہوم

رضوان جنتی [illegible] — [illegible]

گل اونسا [illegible] جو کرتی ہو [illegible] چٹکتے — اسے بلبلو پہر آج ہے کیون [illegible] سنا گلشن مین دہوم

۶۳	حامی شفیع تیرا خفی جو رسول ہے اوسکی ہی بخشنونکی ہی کل انس و جانمین دہوم	۸

رخ پاک دکھلاؤ یا غوث الاعظم — کرم مجہہ پہ فرماؤ یا غوث الاعظم

مرے دلمین تم آؤ یا غوث الاعظم — یہہ امید بر لاؤ یہہ یا غوث الاعظم

گنہگار ہون مجکو اپنے کرم سے — قیامت مین بخشاؤ یا غوث الاعظم

خدا کے لیے مجکو رستہ خدا کا — بتائے تو خود آؤ یا غوث الاعظم

تمہارے مین روضہ کو پلکون سے جہاڑون — حضوری مین بلواؤ یا غوث الاعظم

تمہین ہر گہڑی جس جگہہ مین پکارون — مدد کے لیے آؤ یا غوث الاعظم

اگر ماسوا اللہ کا دل مین گذر ہو — مرے دل سے سرکاؤ یا غوث الاعظم

حقیقت کے رستون سے مین بیخبر ہون — خود آکر دکھا جاؤ یا غوث الاعظم

۶۴	ہے تشنہ خفی شربت وصل خالق کرم کرکے پلواؤ یا غوث الاعظم	۷

حبیب خالق شفیق است نبی اکرم شفیع آدم

وہ ہی مدثر وہ ہے مزمل وہ ہے موخر وہ ہی مقدم

نبی اکرم یہہ عشق تیرا دل و جگر مین ہے میری قایم
یہہ دل تو کعبہ سے اب فزون ہی جگر ہی بیرا سبت معظم
وہ شان و شوکت سے جب سدہارا تہا فرش سے تا بعرش چرچا
جو بن کے احمد گیا ہوا تہا وہی تو آتا ہے یہہ مکرم
مجھے تو ایسا نبی ملا ہے شفیع نبیون کا جو ہوا ہے
توسل احمد کا گر نہوتا نہ بخشی جاتی خطائی آدم
ترا تو ہیہ نسبت ہی اعلا ترے غلام کا ہی وہ رتبہ
کرین تصرف قضا قدر مین ہی معلق قضائی مبرم
یہہ ہے جو خیر الامم کا رتبہ طفیل ہے سب میرے نبی کا
گذار امت کا پل پہ جب ہو تو سرد ہو جائی بس جہنم

۶	مری محمد مری محمد حنفی تصدق ہے تجھپہ دلسی اوٹہا کے مقنع وہ پیاری صورت دکہا کے کردی مجھی تو بیغم	۷

تیری مشتاق لقا ہین احمد مختار ہم
ایک مدت سی ہین تیری طالب دیدار ہم
گر مقدر ہوتا پا ودملتی دولت وصل کی
آرزو ہے پائین ابتو دولت دیدار ہم
رشک یوسف کی محبت سیل لی ہی دیکھو دل
کیا کرینگے ای عزیز مصر کا بازار ہم
دشت یثرب ہمکو خوش آیا ہی دلسی ہا ہا
موڑ کر بہی موہنہ نہ دیکہین خلد کی گلزار ہم
جلد روضی پر بلالے کب تلک تڑپا کرین
مدح خوان تیری تو ہین ای سید ابرار ہم

محبوبِ رحمت ہوئی ہین مخزن انوار ہین		خواب مین پائی ہوڈ ہین دولت دید ارہم
	قدسیونمین مرحبا کی ہوتی ہین نعرے بلند اے خفی پڑھتے ہین جبدم نعتیہ اشعار ہم	
٦٦	ردیف نون	٥

فراق احمد مین دل طپان ہے اور اشک حسرت ٹپک رہی ہین
وہ ہین جدائی کے تیز کانٹے دل و جگر مین کھٹک رہے ہین
ہمارا ابتر ہے حال ستا ہا نہین ہے جینے کا کچھ بھروسا ؛
نکل کے روضے سے جلد آؤ تمھاری ہم راہ تاک رہے ہین
جو کور باطن ہو دیکھے کیونکر بھری ہے یون را عشق احمد
ہزار دن بسمل تڑپ رہے ہین بہت سی عاشق سسک رہی ہین
مرے محمد کا خلق اعظم ہوا جو جلوہ فروش اپنا ؛
ازل مین پھیلی کچھ ایسی خوشبو کہ دونو عالم مہک رہے ہین
حضور روضہ پہ تم بلاؤ ہمین زیادہ نہ اب ستاؤ ؛ ؛
تمھارے کشتی تمھارے عاشق تڑپ رہی ہین پھڑک رہے ہین
بروزِ محشر اٹھیگا پردہ جمال احمد سی میم کا جب ؛
تو دیکھ لینگے یہ اہل محشر ادسی سے ہم سب چمک رہی ہین

٦٧	خفی سے ہی خادم تمہارا یاد کہا دو اسکو تم اپنا پیر کہ اوس کی شیدا ہے بہت تو نسیم تمہاری ہی آپکی	ے

ای دل نبی ہمارے بشیر و نذیر ہین — ہم عاصیون کے حامی ہی دستگیر ہین
مخلوق کائنات مین ہرگز نہین مثال — مظہر ہین حق کے اور وہی بے نظیر ہین
ہم خوش نصیب ہین ہمین کیسے نبی ملے — شاہ رسل ہین حضرت حق کے وزیر ہین
لوٹے نہ جا کے خاک پہ روضے کے سامنے — غم مین اسیکے ہم تو فریش حصیر ہین
حالت جو مجھ پہ گذری ہی شوق وصال مین — آقا پہ سب کھلی ہے وہ روشن ضمیر ہین
شاہو نکی شاہ جنکو فقیری پہ فخر ہے — ہم بھی اونہین کے در کے گدا ہین فقیر ہین

٦٨	مثل خفی ہین وہ بھی محمد کے مدح خوان قدسی جو ہین فلک پہ مرے ہمصفیر ہین	ے

رات دن یاد مین احمد کی رہا کرتے ہین — صوفیو اپنے کو اسطور فنا کرتے ہین
رات دن صورت پروانہ جلا کرتے ہین — شمع قامت پہ تری جان فدا کرتے ہین
جو تمنا ہے بر آتی ہے زہے رحمت عام — ہم جو کچھ مانگتے ہین ہمکو عطا کرتے ہین
شوق ہمین بہت ہے اونکا ہی شاہ زمن فخر رسل — خود کو فرماؤ تو کب جلوہ نما کرتے ہین
کون ہی کون و مکان مین بجز خداوند کریم — میرے آقا ہین کہ حاجات روا کرتے ہین
ہم سے دیوانونکے افعال کا لینا نہ حساب — ہم تو عاشق ہین جو کرتے ہین بجا کرتے ہین

ہان خفی ہان مجھے روضہ پہ بلاتے نہین جلد

خوش نصیب آج مدینے کیطرف جاتی ہین
اپنی تقدیر کو ہم روتی ہین شرماتی ہین

ای دل زار زیارت سے نہو تو مایوس
دیکھ مولا تری لاتقنطو فرماتی ہین

کیسا ذیشان ہی دربار ترا اصل علے
سارے شاہان جہان خوف سے تھراتی ہین

ایسے تقصیر کہ ہو دے جسکا خدا ہی عاشق
اپنے آشفتہ کو کب آپ وہ دکھلاتی ہین

آپکو آپکی دیتا ہون قسم ہو ارشاد
آپ کب روضۂ انور سے مجھے کہلاتی ہین

اکل و شرب اور نہین تیری محبت مین نبی
خون دل پیتے ہین ہم ہجر کا غم کہاتی ہین

کیون توجہ نہین فرماتی ہو اے رحمت کل
گو کہ عاصی ہین مگر امتی کہلاتی ہین

عاصی ہو نہین جب دیکھو تو مزا ہی بیحد
خود ہی محبوب خدا حامی ہون فرماتی ہین

۷۰ | ۷

ہمکو کیا خوف ہو کیا ہول ہو محشر کا خفی
احمد پاک کی مداح تو کہلاتے ہین

احمد تری رویت کا مزا پائی ہوئی ہین
ہم جو بیٹے تقدیر پہ اتراتی ہوئی ہین

کیا ان کو نہین تیری شفاعت کا بہروسا
کثرت سے گناہون کی جو گھبرائی ہوئی ہین

محشر مین فقط نامۂ اعمال پڑہین کیون
دو چار قصیدے بھی تو ہم لائی ہوئی ہین

تو ہمکو مدینے مین بلا لے تو خوشی ہو
مدت سے اسی بات کا غم کہائی ہوئی ہین

وہ اور ہین جنکو کہ مجازی سے غرض ہے
ہم عشق حقیقی کا مزا پائی ہوئی ہین

ہجری سے نہ کیون شاہ امم شکل دکہائین
اکبار تو رویا مین مری آئی ہوئی ہین

۱۵	بخشائیگا محشر مین خفی آپ کا قت کیا بات ہی پھر آپ جو گھبرائی ہوئی ہین	۷۱

نور چشم مصطفی سید سعید الدین حسین
مہر برج اتقیا سید سعید الدین حسین

نور علم ظاہر و باطن کی ہی جبین چمک پ
ہین وہ میرے مقتدا سید سعید الدین حسین

معدن اخلاق و عرفان مجمع فیض اتم
میرے آقا ہین بجا سید سعید الدین حسین

مرحبا فیضان رحمت ہین جن کے ہمقدم
شمس برج اہتدا سید سعید الدین حسین

سیکڑون کو فیض نے جنکے کیا واصل بحق
ہین وہ مرشد رہنما سید سعید الدین حسین

سب مریدونکے لیے ملجا و ماوی ہی بالیقین
مرشد مشکل کشا سید سعید الدین حسین

ہجر مین بیتاب ہون ہر گہڑی ہی آتش شوق کی
مجکو احمد سے ملا سید سعید الدین حسین

ہون تصدق تیرے آقا کر فنا فی الذات حق
برزخ خاکی مٹا سید سعید الدین حسین

شکر حق مجکو ملا ہی ایک مرشد حق نما
مشرق شمس ہدا سید سعید الدین حسین

ذات مرشد مین جمال ذات حق ہی جلوہ گر
صاف مرآت خدا سید سعید الدین حسین

ذات والا مین جلوہ ہی نقشبند ذات حق
تیرے در کا ہون گدا سید سعید الدین حسین

نائب ختم رسالت عارف اسرار کل
آفتاب اتقا سید سعید الدین حسین

اے مرے مولا مریدونکو تو اپنے روز حشر
نار دوزخ سے بچا سید سعید الدین حسین

خواب مین دیکھا ہی مین نے مصطفی کو ایکبار
تیرے صدقے پھر دکھا سید سعید الدین حسین

۷۲ | روضۂ احمد دکھا سید سعید الدین حسین | ۷

تجھسا مرے رسول کوئی خوبرو نہین
یہہ دل ہوا ہی جای جلوس شہ شہان ؛
جالی سے تیری روضہ کی لپٹا رہون نبی
جسنے رکھا نہ دوست رسول کریم کو
گلشن مین اس جہانکی ہزارون کھلے ہین پھول
پیدا جہانمین گرچہ ہزارون نبی ہوئے

وہ دل نہین ہے جسمین تری آرزو نہین
تاریک دل وہی ہے کہ جس دلمین تو نہین ؛
اسکے سوای اور مجھے آرزو نہین ؛
دونو جہانمین اوسکے لیے آبرو نہین
احمد کے گال کی سی کسی گل مین بو نہین
اونمین کسیطرح تری حرمت کی بو نہین

۷۳ | تیرا ہی یار رسول بجس حنفی کو ہے
کہتا ہے کون اوسکو تری جستجو نہین | ۹

اے شاہ گو ترے درِ دولت سے دور ہین
ہی اعتراض محفل میلاد پر جنہین
جاتے نہین جو روضۂ اقدس پہ حج کے بعد
مخمور جو ہوئی ہین محبت کے جام سے
پاتے ہوئی ہین قرب محمد جو بالیقین ؛
روتے ہین وہ کسطرح سے کہ ہین نامراد ہم
رکھتے ہین بغض و کین خلفای نبی سے جو
جنکے دلونمین لعنت آلِ نبی نہین ؛

ہم مدح خوان تو قابل بخشش ضرور ہین
ملحد ہین نامراد ہین وہ سب بے شعور ہین
دشمن وہ ہین خدا کے بڑے پر غرور ہین ؛
دنیات مست ہتے ہین پر باشعور ہین
ہر لمحہ وہ تو خاص خدا کے حضور ہین ؛
ترسین نہ کسطرح سے کہ ہم ناصبور ہین ؛
مقہور قہر داور روز نشور ہین ؛
مردود ہین وہ رحمت خالق سے دور ہین

۷۴	ہمسو حفی تصدق اصحاب وآل ہین اسوجہ سے ہمیشہ نبی کے حضور ہین	۶

نم سر دو رہین آنکہونکو جو ہم نمناک کرتے ہین	گناہون سے عمل نامہ کو اپنے پاک کرتے ہین
تمہارے وحشیونمین تا ہماری خاص شہرت ہو	گریبانکی عوض اپنا جگر ہم چاک کرتے ہین
دل و جان نام احمد پر تصدق جو نہین کرتے	وہ اس دنیا مین پہر رہکر کہو کیا خاک کرتے ہین
مرے پیارے محمد کا ہے ایسا مرتبہ اعلےٰ	کہان پرواز وہان تک طائر ادراک کرتے ہین
مدینے مین نہ کیون تنکی جنون دیوانہ مین ہنکر	اشارے تیرے کوچے کو خس و خاشاک کرتے ہین

۷۵	حفی مین ہی ثناخوان ہون اوسی شاہ دو عالم کا کہ جسکی مدح عرش و کرسی و افلاک کرتے ہین	۷

[illegible] احمد پہ دل و جانسے قربان ہون مین	صبح فرقت کیطرح چاک گریبان ہون مین
شوق [illegible] ہے تری روضہ کا شاہا لیکن	عاجز و خستہ دل و بے سر و سامان ہون مین
مجکو تقدیر نے مداح بنایا تیرا	اپنا مونہہ دیکہکے آئینہ مین حیران ہون مین
یا رسول عربی آپکے روضہ کی قسم	شیفتہ آپکا ہون آپکا خواہان ہون مین
ہجر احمد کی جدائی نے کیا ہے یہ حال	خستہ دل خستہ جگر چاک گریبان ہون مین
آپکے حکم کی ہو [illegible] مدینہ کیطرف	ایسی آتا ہون شہا تابع فرمان ہون مین

۷۶	اس حفی کو ہو عطا قربت احمد یا رب تیرے ممدوح کا ہر وقت ثناخوان ہون مین	

۱۱	ردیف واؤ	۷۶

احمد یہ ذرا میم کا گھونگھٹ تو اوٹھادو
للہ مجھے جلوۂ اللہ دکھادو

اے شافع محشر مرے مولا مرے آقا
اس مذنب و عاصی کے گناہوں کو مٹادو

اے مرشد کامل مری جان تم پہ تصدق
دلمیں مرے تم نقش محمد تو بٹھادو

مشتاق لقا لوٹتی ہیں صحن حرم میں
حجرے سے نکل کر رخ انور تو دکھادو

ہستی کو فنا کر کے مرے اے مرے احمد
تم برزخ ذاتی میں مجھے رنگ بقادو

اوستاد ہو مائل مری بڑھ جاے طبیعت
اوس فخر رسل کا مجھے مداح بنادو

ایکوقت کی رویت سے نہیں ہوتی تسلی
بیتاب کو پھر اپنی وہ صورت تو دکھادو

اوس روضۂ اقدس کی ذرا خاک معطر
اس غش شدۂ ذوق کو لاکر تو سنگھادو

نعلین میں اوس شاہ عرب فخر رسل کی
ہاں رشتۂ جانکا مرے تسمہ تو لگادو

دلدادہ رہ عشق میں کثرت سے پڑے ہیں
افتادوں کا تم ہاتھ پکڑ کر تو اوٹھادو

۹	اے رحمت کل آپکے مداح خفی پر اوس برد یمانی کو صلہ میں تو اوڑھادو	۷۷

یثرب کی زمین پر مجھے لیجا کے تو دیکھو
آقا کا وہ روضہ مجھے دکھلا کے تو دیکھو

موسیٰ سے کہو ہوش میں تم آکے تو دیکھو
دیدار محمد کا مزا پا کے تو دیکھو

بھولوں دو جہان بسی مگر آپ کو پاؤں
پھر صورت مظہر مجھے دکھلا کے تو دیکھو

سو جان کرون قامت والا پہ تصدق　　آ گے مری احمد کو ذرا لا کے تو دیکھو
بس آپ کی فرقت سی نہین ہند مین اب چین　　کچھ رحم مری حال پہ فرما کے تو دیکھو
آنکھون مین لگاونگا مین خاک درِ احمد　　اے زائرو یثرب سے یہان لا کے تو دیکھو
ہان رہنے کی قابل نہین مین پاک زمین پر　　اکبار وہ روضہ مجھے دکھلا کے تو دیکھو
دل آپ پہ قربان تو روضہ پہ ہون آنکھین　　یثرب مین کسی دن مجھے بلوا کے تو دیکھو

٧٨　　جز نعتِ محمد نہین نکلیگا قلم سے
تم شعر خفی سے کوئی لکھوا کے تو دیکھو　　١١

پیاری احمد کی وہ صورت وہ سراپا دیکھو　　من رآنی کی اشارے کا معمّا دیکھو
لن ترانی کو تو ارشاد نبی کہو یا خود سے　　من رآنی کا وہ جلوہ مرے موسیٰ دیکھو
آپکے عشق مین بس میری یہی حالت ہے　　کچھ تو اب مر کے ادہر ای مرے آقا دیکھو
سرِ حق کا ہے اشارہ تمہین اے حق بینو　　دید مین حق کی محمد کا سراپا دیکھو
دین و دنیا مین نہو مجھکو کبھی رنج و محن　　مری طٰہٰ مری یٰسین مرے مولا دیکھو
شکر ہے حضرتِ غفار کا ہم پر واجب　　عاصیونکو یہہ ملا کیسا وسیلا دیکھو
لامکان خاص احد کا تھا گئے احمد بھی　　ہے کہان احمد بے میم کا جلوہ دیکھو
شب اسریٰ مین چلے جبکہ وہ سالار عرب　　قدسی کہتے تہے ہم آؤ تماشا دیکھو
روضۂ پاک پہ سالار رسل کی ہر وقت　　رحمت حق کا لگا تار برسنا دیکھو
عشق کہتا ہے کرو زادِ سفر تم تیار　　ایکدن روضۂ اقدس پہ ہے جانا دیکھو

۷۹ وہ نظر آنے لگا گنبدِ اخضر کا کلس ٭
اے خفی اپنے مقدر کا ستارا دیکھو ٭ ۷

یا شاہِ دو عالم فخرِ رسل عاصی پہ توجہ فرما دو

تم راہ نما ہو اے سرورِ اللہ کا رستہ بتلا دو

ہے عرض مری ای شاہِ شہان اوس بارگہِ عالیمین بھی

دفتر مین مرے اعمال کے تم مداحِ نبی ہی لکھوا دو

کیون مجھ پہ نہین کرتے ہو نظر ای بادشہِ کل جن و بشر

مجکو نہ رہے خود میری خبر تم روئے منور دکھلا دو

اوس زلف کا بنکر مین وحشی صحرائے مدینہ مین پھرا

تقدیر مری سے اولجھی سے تم آپ انہا اب سلجھا دو ٭

اے پیرِ طریقت واقف رہ وہ احمد پیارا ہو جسکا

قدمون پہ تمہارے مین صدقے تم مجکو وہان تک پہونچا دو

ہے خُلق تمہارا خلقِ عظیم اور امت پر الطافِ عمیم

دوزخ سے بچا کر یا مولا فردوسِ بریں مین پہونچا دو

۸۰ اوس میٹھی لب سے میرے نبی شیرینی مسلم ہے جسکی
مشتاق خفی عاجز ہی کچھ کر کے تبسم فرما دو ۹

مری آقا مری مولا مرے مشکلکشا آؤ | | جہنم سے بچاؤ ای شفیع دوسرا آؤ

نقاب رخ اوٹھا کر ای حبیب کبریا آؤ — ترستی ہین مری آنکھین شہ ہر دوسرا آؤ
تمہاری دیکھنے کو منتظر روز ازل سی ہون — تصدق جاؤن تمپہ آؤ فخر انبیا آؤ

کہان جاؤن کہان ڈھونڈھون مین تمکو سرور عالم — تمہارا مین ہوا ہون شیفتہ اور مبتلا آؤ
جدائی سے تمہاری جان لب پر میری آگئی ہے — مریض عشق کو زندہ کرو ای مصطفے آؤ
کہیا ہوا یہ کیا اور دنکو دلمین جان آتی ہو — ادہر بھی تم ذرا دیکھو ادہر بھی تم فدا آؤ
ستائین گر فرشتے اور دبائے گر لحد مجھکو — پکارونگا مدد کر تو مری حیدر الورا آؤ
نہ رحیے قسمت پل سیکو ہوا اس عاصی مذنب کا — پکارونگا مری احمد شہا ارقم ذرا آؤ

٨١ تمہاری عشق مین یا نبی خفی کی منہ پہ ہے جاری — دکھانی کے لیے صورت مجھی ای مہ لقا آؤ

٧

احمد پاک دکھاتے نہین صورت ہمکو — ہائی رہتی ہی اسے بات کی حسرت ہمکو
دو ایکبار مرادی جو وہ رویت ہمکو — پہر خدا کی نظر آنی لگی صورت ہمکو
دشت یثرب سی ہی اسقدر جہ محبت ہمکو — ذکر جنت سی ہوا کرتی ہی وحشت ہمکو
اس فدائی کی سنو عرض بحق حسنین — اپنی روضہ پہ تصدق کر حضرت ہمکو
صدقے سو جانسی ہم ختم رسل پر ہونگے — جنکے صدقے سے ملک پر ہی فضیلت ہمکو
باغ فردوس سے کیا تیری فقیرونکو غرض — ہو میسر تری کوچے کی سکونت ہمکو

٨٢	ای خفی سارے نبی جانتے ہین اسکو یقین نور سے ختم رسل کی ہوئی عظمت ہمکو	٧

مری احمد ترا ہی دو جہان مین آسرا مجھکو — بوقت نزع تو اپنا رخ دلجو دکھا مجھکو

تمہید فرقت تمہاری یا محمد ہو نگی وہی سے
جو ابلیس لعین اگر بوقت نزع بہکائے
مریض ہجر تیرا ہون فراش بستر غم ہون
مری عصیان کی کثرت کی پریشانیمین لائے
نہ آیا تیرے روضہ تک ہوا او سینہ مین صدقے

طبیبون کی نہین چلتی تمہین طبیب ہو مجہکو
بچا لینا حبیب رب تمہین بہر خدا مجہکو
شفا حاصل ہو گلی دیکو کوئی اسنی ا مجہکو
زبان سے اپنی ہو شافع مری بخشش سنا مجہکو
یہی غم ہے مجھے شاہا نہین غم دوسرا مجہکو

٨٣	خفی سے اپنے یا احمد حدیث لاتخف کہدے بروز حشر اے مولا بہروسا ہی ترا مجہکو	٧

صدقے ہون تمپر احمدا بہر خدا میری سنو
آجائے جب وقت رحیل اوسوقت ایسی ہو سبیل
روضہ پہ اپنے لی بلا لی مین وہانکی دیدہ ملا
یا مصطفی یا مجتبےٰ تمسا نہین پیدا ہوا
اعمال کے دفتر جو ہین معمور عصیان سے وہاین
وصلت سے کردو بہرہ ور فرقت مین تڑپون کسقدر

تمپر ہون مین دلسے فدا بہر خدا میری سنو
دکہلا نا وہ صورت شہا بہر خدا میری سنو
ہو نہ پہر تا محشر جدا بہر خدا میری سنو
رکہو تم اپنا مبتلا بہر خدا میری سنو
کردو مٹا کر سب صفا بہر خدا میری سنو
مقبول ہو یہ التجا بہر خدا میری سنو

٨٤	آئے خفی کی آرزو بر لاؤ اے شاہ نکو احمد مین تمپر ہون فدا بہر خدا میری سنو	٩

جسنے دکہائی طور پہ آتش کلیم کو
طاقت نہین رہی ہے خدایا فراق کی

میرے لیے اوسی نے بجہایا جحیم کو
دکہلا دے شکل پاک رسول کریم کو

بس مریض ہجر شفا پائے کس طرح ہو — [illegible] دیکھتے نہیں مری حال سقیم کو

[illegible] نہیں چارہ گر مرا — [illegible]

روضہ کی اوس فضا پہ تصدق [illegible] ہوا — [illegible] کردون گا [illegible] باغ نسیم کو

[illegible] گا [illegible] — [illegible] پڑہون [illegible]

[illegible] — [illegible] لینگے پر [illegible] جسیم کو

[illegible] — [illegible] کردون [illegible] کو

۸۵	[illegible] تسنیم ہے تو لطف [illegible] یار غفور و رحیم کو	۷

پاتی دید [illegible] تیری [illegible] تمنا مجھکو — [illegible] دیکھے [illegible] موسے مجھکو

[illegible] روضہ کا [illegible] تھا — اسلیے حق نے دیا دیدہ بینا مجھکو

دل تڑپتا ہے کسیطرح نہیں چین آسے — یا خدا جلد دکھا روضہ والا مجھکو

حضرت عشق کریگا بری مشکل [illegible] — نہیں معلوم رہ یثرب و بطحا مجھکو

گرمی ہجر نے اب پیاس لگا دی میری — شربت وصل پلا میرے مسیحا مجھکو

دیکھکر زلف معنبر کے دیوانہ ہوں — ایک مدت سے ہوا ہے یہی سودا مجھکو

۸۶	سب ہی عرض خفی کی بکمال آداب اپنا [illegible] تو دکھا گوشہ والا مجھکو	۶

محبوب کردگار رسالتمآب ہو — ہو لطف روئے پاک اگر بے نقاب ہو

احمد کی گرد ہو قیامت میں چارہ گر
ہرگز نہ مضطرب کو وہاں اضطراب ہو

مردود بھی جسے ہو شفاعت نصیب تیری
روز ازل سے جسکا سرا انتخاب ہو

احمد کا عشق دلمیں ہو اجسکی جا گزین
اوسپر نہ بعد مرگ خدا کا عذاب ہو

ثابت قدم ہوں عشق نبی میں جہان اگوا
آسے نہ فرق گرچہ ہزار انقلاب ہو

٨٧ تیری خفی کو رہتی ہے یہ آرزو مدام
دربار خاص میں وہ تری باریاب ہو ٧

میری مولا میرے آقا کو کوئی کیا برابر ہو
وہ حبیب اللہ کا محبوب ہو اللہ کا مظہر ہو

بھلا کیونکر رہے محشر میں امت تشنہ ایسی کی
کہ جسکی گہر میں نہر سلسبیل و حوض کوثر ہو

لگی جب تیز ہونی دہوپ خورشید قیامت کی
ہمارے سر پہ خود رحمت خدا کی سایہ گستر ہو

ہمیں بستی میں رہکر مدحیہ دیوان سناتا ہے
ہمارے واسطے اک آدہ دن بہشتی مقرر ہو

میرا جو حال ہے فرقت میں تیری اے حبیب رب
خود آکر دیکھ لے دلمیں اگر تجھکو نہ باور ہو

اندہیرا تیری ہجر انکا ہی چہایا میرے سینہ میں
اگر آجائے تو دلمیں ابھی سینہ منور ہو

٨٨ اوٹھا کر آنکھ دیکھے مہر محشر کیا مجال اوسکی
اگر عاجز خفی کے سر پہ دامان پیمبر ہو ٩

اگر بعد فنا بھی جوش پر عشق پیمبر ہو
تو ذرہ ذرہ میری خاک کا خورشید تاباں ہو

یہانتک شوق دیدار مدینہ دلمیں آیا ہے
چلا جاؤں میں خود اوڑکر مری بازو اگر پر ہو

ہوس میری یہی ہے صید گاہ روز محشر میں
شفاعت تیری شاہین ہو گنہ میرا کبوتر ہو

تماشا تب ہو رقم آئینۂ روی محمد کی / ہر اک نال قلم گر جوہر دل کا شہپر ہو

مدینہ میکدہ ہو میرا مرشد ہو میرا ساقی / مئی الفت ہو تیری اور میری آنکھ [illegible]

بڑھی کچھ سبھی نہ ذرا پایا نبی رتبہ میں اب مرگ / گھر اوسکا خلد میں عرش معلّی پر مرا گھر ہو

چلا جاؤن مدینے کو ابھی میں ہاتھ پھیلا کر / اگر شوق یار رستہ تو بھی میسر ہو

شب معراج کا ہی دھیان گرد و نیز گردوں کے مر کر / مرا تابوت بھی جبرئیل کاندھے پر اوٹھا ہو

حفی اللہ کو یون سجدہ کرو سیدن شیخ
ترا نقش قدم ہو یا محمد اور مرا سر ہو

۸۹	ردیف یا	۹

مجھے جلد ہی مدینے میں بلاؤ یا رسول اللہ / مجھے تم روضۂ انور دکھاؤ یا رسول اللہ

ہو جس دم نزع کی حالت ہو دشمن بن کا حاضر / وہ پیاری حق نما صورت دکھاؤ یا رسول اللہ

اگر امید کچھ ہے پس یہی ہے قبلۂ عالم / خدارا تم خودی میری مٹاؤ یا رسول اللہ

چلے ہیں قافلے سارے سوئے یثرب جہاز و نیر / بلانے کو مری تم لب ہلاؤ یا رسول اللہ

جو وہاں روضے پہ میں پہنچوں ادھر ہوں اور پھر لوٹوں / جو تھک جاؤں تو چلاؤں اٹھاؤ یا رسول اللہ

ہو مظہر ذات حق کے تم مجھے کر دو فنا فی الذات / کسی صاحب سے ہی تم حق سے ملاؤ یا رسول اللہ

اگرچہ ہیں گنہ میرے فزوں و بیحد و زائد / مرے خالق سے کہکر بخشواؤ یا رسول اللہ

یہ جھگڑے ہیں جسقدر دنیا کے ہیں گھیرے ہوئے ہمکو / ہمارے دل سے اون سبکو بھلاؤ یا رسول اللہ

۹۱۲

۹۰	اگر ختار اپنی قصد پر آ جو فیا مست طبی خفی پر دامن رحمت ڈالیا رسول اللہ	

کیسا دیکھا شہ دربار ہی سبحان اللہ ۔۔۔ [illegible] سبحان اللہ
[illegible] تجلی جو ملی موسیٰ کو ۔۔۔ تیرے [illegible] ہے سبحان اللہ
سب نبی تو ہوی ابرار و مقدس لاریب ۔۔۔ اور تو سید ابرار ہے سبحان اللہ
جیسی احمد کے دو رخ کا ہوا ہی مسکن ۔۔۔ تب سے دل میرا پر انوار ہی سبحان اللہ
جس جگہ سے کوئی سائل نہیں محروم ہوا ۔۔۔ وہی احمد کی وہ سرکار ہے سبحان اللہ
شان محبوبی و معشوقی اگر سچ پوچھو ۔۔۔ تو محمد کو سزاوار ہے سبحان اللہ

۹۱	اپنا جی بھر کے ذرا دیکھ لی روئے احمد تو خفی داخل دربار ہی سبحان اللہ	۱۱

جو دیکھو میں نور دیار مدینہ ۔۔۔ اوسی وقت ہو میں نثار مدینہ
وہاں جاؤں ننگا سر چلکر میں یا رب ۔۔۔ چبھیں گو کہ آنکھوں میں خار مدینہ
نہیں اونکو پروا بہشت برین کی ۔۔۔ ہی آنکھوں میں جنکے دیار مدینہ
فرشتوں کا سرمہ بنی خاک میری ۔۔۔ جو روندی مجھے شہسوار مدینہ
مرا دل ہوا ہی مری جان ہوئی ہے ۔۔۔ فدائے مدینہ نثار مدینہ
نہیں ہے مجھے خواہش خلد ہرگز ۔۔۔ رہوں پاسبان حصار مدینہ
الٰہی تصدق ہے اوس شاہ دین کے ۔۔۔ ہو مدفن ہمارا دیار مدینہ

زمین ہی مدینہ کی روشن فلک سی	فزون عرش سی ہی وقار مدینہ
کرون نذر گزرہ تو جہٹرین پہول اسنہ سی	ہی جنت سی بہتر بہار مدینہ
نہی پاؤن مین نعلین معراج کی شب	سر عرش پہونچا غبار مدینہ

۹۲	دعا اب خفی کی یہی ہے خدا سے دکہا جلد تر لالہ زار مدینہ ✣ ✣	۹

ای میری نبی تو ہی شفاعت کا خزینہ	قہار کی دریا سے بچا میرا سفینہ
واللہ ہوا دلمین ہے تو اوسکی درخشان	جس دلمین رہا بغض و حسد خشم نہ کینہ
اس دلکو بنایا تری انوار نے احمد	انگشتری دست حقیقت کا نگینہ
دیدار کو ترسا کرون تڑپا کرون کبتک	یارب مجہی دکہلا دی وہ صحرائی مدینہ
ہی عطر مین خوشبو نہ یہہ عنبر مین لطافت	کیا روح فزا ہے مری احمد کا پسینہ
ہجران نی تری حال کیا ہی مرا ابتر	بتلا دی ذرا مجکو تو وصلت کا قرینہ
ہان نام محبت پہ دلا آنکہو نسی چل تو	ہشیار خبردار یہی پہلا ہے زینہ
ہین داغ محبت کی مری دلمین ہزارون	آفات و مصائب کا ہی مخزن مرا سینہ

۹۳	یہ الہی کی دریا مین خفی جب سی ہون پیراک ڈوبا ہی مجہی چہوڑ کے عصیانکا سفینہ	۷

ہے دلکو مری عشق رسول خدا کی ساتھ	تربت مین یہی پکارونگا وصف ثنا کی ساتھ
لو عاصیونکو بخشدیا دسنی بی حساب	الفت ہی کیسی حق کو مری مصطفی کی ساتھ

گر ہند مین مرون تو مری خاک یا نبی ؛ یثرب مین اوڑ کی جائی نسیم و صبا کی ساتھ
جب سامنی بلائی مجھی حشر مین خدا ؛ جاؤنگا مین تو اپنی شفیع الورا کی ساتھ
خورشید حشر کیا مجھی آنکھین دکھائیگا ؛ بدر الدجی کی ساتھ ہون شمس الضحی کی ساتھ
دنیا سے تا بحشر نہ چھوڑونگا مین تجھے ؛ لپٹا ہوا رہونگا تری کفش پا کی ساتھ

۸	مولا خفی کو نار سقر سے بچائیے ہے رات دن دعا یہ مری التجا کی ساتھ	۹۴

دیکھا ہی جسنی جب کہ بدر الدجا کا منہ ؛ نظرون مین اپنی پہر نہ لگا ہی خدا کا مونہہ
دیوانی ہون جو آدم و جن و ملک تو کیا ؛ ہر دم خدا ہی دیکھتا ہی مصطفے کا مونہہ
فوراً بجھیگی آگ جہنم کی حشر مین ؛ دیکھیگی جبکہ امت خیر الورا کا مونہہ
انوار احمدی کی تصدق ہاین دلسی ہم ؛ روشن ہی اوسکی نور سے ہی انبیا کا مونہہ
اوٹھنی لگین گی اونگلیان ہر سمت سے ادہر ؛ دیکھین گے جبکہ شافع روز جزا کا مونہہ
مجکو نصیب ہو جو کبھی رویت نبی ؛ چومونگا اور بہی مری بخت رسا کا مونہہ

۹	مجکو تو رات دن ہی یہی آرزو خفی ؛ دیکھا کرون مین شوق سے بس مصطفے کا مونہہ	۹۵

تمہین ہین تو انکو اوٹھہ اوٹھکر پکارا یا رسول اللہ ؛ مگر حاصل نہین ہوتا نظارا یا رسول اللہ
جو آتش شوق کی بہڑکی ہی اس کانون سینہ مین ؛ بجھاؤ آب وصلت سے خدارا یا رسول اللہ
تمہارا امتی گر ڈگمگائی پل پہ محشر مین ؛ فرشتے دوڑ کر دینگی سہارا یا رسول اللہ

[illegible] رحمت کی [illegible] — [illegible] یا رسول اللہ

[illegible] — [illegible] یا رسول اللہ

[illegible] — [illegible] یا رسول اللہ

[illegible] سقد [illegible] — مرادل ہو گیا ہی پارہ پارہ یا رسول اللہ

شفیع المذنبین تمکو خطاب کبریٰ نے — شفاعت پر تمہارا ہی اجارا یا رسول اللہ

بلا کر اپنے روضہ پر جگہ دو خادمو نمین تم
کہاں جاوے خفی تو ہی تمہارا یا رسول اللہ

۹۶	ردیف یا	۹

عشق نبی مین تنکو ہم اپنے جلائینگے — الفت کی آگ گھر مین خدا کو لگائین گے

یاد خدا مین ہم جو خودی کو مٹائین گے — دونو جہان دلمین ہماری سمائین گے

جب یاد ہمکو احمد بی میم آئین گے — ہم خود کو سر سے تا بقدم بھول جائین گے

یا رب مجھے مدینے کو لیچل تو ہند سے — ورنہ یہ اہل ہند مرا دل جو کھائین گے

اچھی نہین ہند مین یہ مری بیقراریان — مجھکو بھی یاد کر کے مدینہ بلائین گے

ہی آفتاب حشر نہ آنکھین جو کھا ہمین — ہم شاہ دین کے سایہ دامن مین آئین گے

کھلجاے آنکھہ دلکی جو مرشد کے فیض سے — ہر شے مین ہم خدا ہی کی صنعت کو پائین گے

ہم تو یہ جانتے ہین شفیع الوریٰ ہین آپ — محشر کے روز آپ ہی مدد کرنے آئین گے

٩٧	پر زمین کرین گی جامۂ ہستی کی شوق سے ہم ای خفی جو روضہ اقدس پہ جائین گے	۶

ای مری محبوب رب فریاد ہے	شاہ دین شاہ عرب فریاد ہے
دہوسیا ہی دلکی سب فریاد ہے	بہر دیا اوس مین نور رب فریاد ہے
سب مدینے جائین مین تڑپون یہان	مجھپہ کیون اتنا غضب فریاد ہے
کسکے آگے التجا لیجاؤن مین	اے شہنشاہ عرب فریاد ہے
خوابمین دیکہا تو دل نالان ہوا	پہلے خاموشی تھی اب فریاد ہے
ہجر مین تیرے دل و جان و جگر	جل رہے ہین سبکی سب فریاد ہے
یا محمد اسقدر تاخیر کیون	مجھکو بلواؤ گے کب فریاد ہے
دے لگے تا نوہین اناسحق کا سہے غل	یہہ عجب دل ہے عجب فریاد ہے

٩٨	ہین محمد رحمۃ للعالمین اے خفی پھر بے سبب فریاد ہے	٧

مکہ دکہا کی مجھکو مدینے بلا دئے	پہروان بلاکی روضۂ اقدس دکہا دئے
قربان جاؤن آپکی صورت پہ یا نبی	اکبار پہردہ چہرۂ انور دکہا دیے
عاصی ہون پر خطا ہون گنہگار ہون شفیع	اللہ سے سب گناہ مری بخشوا دئے
محشر مین جب عمل مری میزان مین تلین	پلہ کو نیکیون کی زمین تک جھکا دئے
اپنی نگاہ مہر سے ای شاہ دو جہان	کالا ہی دل مرا اوسے اوجلا بنا دئے

[illegible] آپ پانی کوثر ہی
محشر مین مجھکو ساغر کوثر پلا دیجیئے

بس اب حقی سے حال پہ فرمائو کرم
اوسکو کرم سے روضہ پہ اپنے بلا لیجیئے

[illegible] ان کی ہر دم دیکھا کیا چاہیے
ہم کو گنبد کو پھر منہ سے لگا دینا چاہیے

نور سے چہرہ دکھا کر پاس آنا چاہیے
دل مرا جسکی ہے [illegible] دکھانا چاہیے

ہے یہ آقا مجھکو پردہ دکھا کر روی پاک
والہ و آشفتہ و شیدا بنانا چاہیے

[illegible] ہے نا عرش جسکی خوش خرامی کی ہے دھوم
رہگذر میں اوسکی آنکھوں کو بچھانا چاہیے

چہرۂ انور مصور جسپہ خود عاشق ہوا
ویسا چہرہ اپنے شیدا کو دکھانا چاہیے

خاک کرتا ہے جلا کر مجھکو تیرا ہجر یہ
اوسکو آب وصل سے ہو لا بجھانا چاہیے

[illegible] خالق کل کائنات
اپنی امت کو تحمل سے بلانا چاہیے

[illegible] ہوا جوش
کشتی رحمت پہ امت کو بٹھانا چاہیے

[illegible] ہو گی میں ہوا ثابت قدم
ایسے خادم کو تو اپنے کچھ بٹھانا چاہیے

[illegible] عاشق [illegible] آشفتہ ہوں کو اے میرے نبی
چہرۂ انور کا دیوانہ بنانا چاہیے

نام احمد جب کسی کاغذ پہ آ جائے [illegible]
اوسکو بوسہ دیکے آنکھوں سے لگانا چاہیے

اے شفیع المذنبین محبوب رب العالمین
عاصیوں کو روز محشر بخشوانا چاہیے

[illegible] تصدق تیرے قدموں میں فدا
قامت بے سایہ مجھکو بھی دکھانا چاہیے

[illegible] بھی ہے التجا بعد فنا
جسکا ہر کوچہ ہے جنت وہ ٹھکانا چاہیے

رہے یہ کل تجھ پہ پوشیدہ نہاں ہو میرا حال
الٰہی عاشق کو تو رضوی پہ بتلانا چاہیے

١٠٠

یہ ارادہ ہے حفیؔ کا ہے مری پیارے رسول
صرف مداحی مین تیری لب ہلانا چاہیے

خواب مین چہرۂ انور کی دکھانے والے
گمرہو نکے ہو تمہین راہ بتانے والے

ہجر احمد مین ہین ہم دلکو جلانے والے
ہین وہی نار جہنم سے بچانے والے

رحم فرمائیے شاہ اپنے گرفتارون پر
آپ ہی تو ہین اسیرونکو چھڑانے والے

آپکو چھوڑ کے ہم جائین کہان اے شہ دین
آپ ہین حشر مین دوزخ سے بچانے والے

مرحبا صل علیٰ امت عاصی کے شفیع
آپ ہین حشر مین امت کے بچانے والے

ہین وہی تابع فرمانِ رسول مقبول
کعبہ سے جو کہ مدینے مین ہین جانے والے

آپکا قرب جو ہے قرب خدا ہے لاریب
یا نبی آپ ہین [illegible] سے ملانے والے

سب ملک کہتے تھے اب جلد پڑھو صل علیٰ
آتے ہین عرش [illegible] والے

ایخدا ساتھ تو اونکے مجھے پہونچا دے وہان
لوگ جو شہر مدینہ [illegible] والے

آنکھین کھلائیگا کیا مہرِ قیامت ہمکو
زیر پا شاہ کی ہم آنکھ [illegible] والے

١٠١

حشر مین پیاس کا غلبہ ہو تو کیا ڈر ہے حفیؔ
تیرے آقا تو ہین کوثر کے پلانے والے

الٰہی لب پہ میرے نام احمد کا تو جاری ہے
زیارت کی تمنا ہے اسی سے بیقراری ہے

جدائی مین تری ہر دم فغان و آہ و زاری ہے
کلیجے مین تڑپ ہے اور دلمین [illegible] ہے

مرون جاکر مدینے مین یہی ہے آرزو دل کی ۔ خدا شاہد ہے مجکو تو وہانکی موت پیاری ہے
جلائیگا جہنم کیا ہمارے جسم کو یارب ۔ ہماری تو زبانپر کلمۂ توحید جاری ہے
دکہاؤن حشر مین کیا منہ ہے مجپر بار عصیان کا ۔ نہین اوٹھتا ہے سر پیارے مجہے تو شرمساری ہے
نہین ہے تشنگی کا خوف کچھ ہمکو محشر مین ۔ ہماری واسطے ہی کوثر و تسنیم جاری ہے
شب معراج تکتی تہی خوشی سے انبیا سارے ۔ ہمارا جو کہ سرور ہے اوسیکی یہہ سواری ہے
کہا رضوان نے حورونکو کمر بستہ کہڑی رہنا ۔ کہ یہہ تو لامکان مین جانیوالی کی سواری ہے

۱۰۲	بلا لینا مدینے مین حفی کو رحم فرما کر سکونت یا محمد ہند کی اب وسکو بہاری ہے	۷

میرے جان نعت کی شاغل کبہی ایسی تو نہ تہی ۔ لذت اس روح کو حاصل کبہی ایسی تو نہ تہی
مین نے جبتک کہ نہ دیکہا تہا جمال احمد ۔ آہ و زاری مری ای دل کبہی ایسی تو نہ تہی
دیکہتے ہی شہ عالم کی ہوا دل شیدا ۔ اب طبیعت جو ہے مائل کبہی ایسی تو نہ تہی
ذوق احمد مین جو کچھ حال ہے دلکا تو نہ پوچھ ۔ رحمت اللہ کی نازل کبہی ایسی تو نہ تہی
دل تڑپنے لگا جب سے ترا جلوہ دیکہا ۔ بیقراری اسے حاصل کبہی ایسی تو نہ تہی
تیری مجلس کا تزک ہے تری محفل کا ادب ۔ مینے دیکہا کوئی محفل کبہی ایسی تو نہ تہی

۱۰۳	للہ الحمد حفی خواب مین آ سنے احمد اب مسرت ہوئی حاصل کبہی ایسی تو نہ تہی	۱۵

خواب مین ساقی کوثر اگر آئی جاتے ۔ خم پہ خم بادۂ وحدت کے پلائے جاتے

گردِ مِ شرح رخ پاک دکھائے جاتے
مرتے دم تک کو وہ تا حشر بلائے جاتے

دیکھتے ہم تری رفتار جو آتے جاتے
ٹھوکریں [illegible] آپ کی راہوں میں جاتے

ایک دو بار بھی تم دلمیں جو آتے جاتے
[illegible] سینے میں [illegible] جاتے

ناز است کی قیامت میں اوٹھاتے جاتے
روشنی والوں کے [illegible] جاتے

پا بہ زنجیر بھی ہوتے جو مدینہ میں
[illegible] ہوتا تو غل اور [illegible] جاتے

ڈھونڈھتے کو سے خوشتر جو فرشتے آتے
آپ کو ہم تو دامن میں چھپا لیجاتے

روز جاتا جو حضوری میں عمل نامہ مرا
آپ چن چن کے گناہوں کو مٹاتے جاتے

ہمکو ملجاتا جو عہدہ تری [illegible] کا
راہ میں تیری ہم آنکھوں کو بچھاتے جاتے

اپنے دربار میں [illegible] بلاتے اگر آپ
جو قصیدے [illegible] لکھے ہیں وہ سناتے جاتے

[illegible] شکل [illegible] نظر آجاتی
سارے پردے [illegible] جدائی کے اوٹھاتے جاتے

فخر عالم کی جو قربت سے مشرف رہتے
اپنی قسمت کے نوشتے کو مٹاتے جاتے

آپ کی راہ میں [illegible] ہوتے ہم
کبھی ٹھوکر ہی لگا دیتے آتے جاتے

[illegible] آتا نظر اللہ ہی اللہ [illegible]
آپ [illegible] کر [illegible] میں سماتے جاتے

١٤٢	اے حفیظ [illegible] در اقدس سے اوٹھاتا جبیں مجھ پہ گر طور کی تجلی بھی گراتے جاتے	٩

مرے احمد کے در پہ آرزو ہی جبہ سائی ہے
مرے آقا کا وہ دربار ہے صل علی ذیشان

مری اس آرزو ہی تو قبر پائی ہے
وہیں سے ہر دو عالم کیلئے حاجت روائی ہے

خوشا قسمت اس امت کی [illegible] | [illegible] کی بات [illegible]
وہ [illegible] | اوسکے شوق میں ایمان جان سب [illegible]
[illegible] فرقت کی [illegible] | اسی [illegible] ایذا و تنہائی ہے
[illegible] آکی تربت [illegible] جو پوچھیں تو جھڑک دونگا | ستائینگے تو کہدونگا محمد کی دوہائی ہے
نہو [illegible] دنیا کی تو کچھ پروا نہیں ہمکو | محمد کی بدولت دولت ایمان پائی ہے
تصور میں ہمارے ہر گھڑی تصویر احمد ہے | تصور نے ہمارے ہر گھڑی معراج پائی ہے

105 تمامی اہل دنیا مال و زر دولت کماتی ہیں
حنفی کو صرف دلمیں محبت کی کمائی ہے 11

محمد خدا خود مدح خوان ہے
مرا دل و جان میں شادمان ہے
عجب شان نبی ہے بارک اللہ
تمہارے نور سے جاہی حق کو محبوب
شفاعت پر بھروسہ ہے اوسکی
سر محشر یہی امت پکاری
نہ چھوڑونگا کبھی ذکر نبی میں
ہی جسکی شان میں لولاک آیا
نہیں ہے آرزو کچھ خلد ہرگز

ہمیں پھر مدح کی طاقت کہاں ہے
کہ دلمیں عشق احمد کا نہاں ہے
خدا خود جسکا ہر دم مدح خوان ہے
منور جس سے زمین و آسمان ہے
محمد ہی شفیع انس و جان ہے
شفیع عاصیاں یا رب کہاں ہے
سنو جبتک کہ منہہ میں زبان ہے
وہی پیارا دین ہے نور جہان ہے
مجھے تو روضہ شاہ گلستان ہے

جدائی ہین تری ای بحر وحدت
ارے آنکھ [illegible] دریا [illegible]

۱۰۶
بیاں [illegible] خفی کرے
کہ حالت اوسکی سب [illegible]

یا محمد ہم گنہگارون کا تو مختار ہے
[illegible] تیری امت [illegible]

[illegible] پہنچا ہو شب معراج وہان
[illegible] عرش [illegible] ایسا ہے

دل ہمارا [illegible] یا صبح قیامت آگئی
[illegible] خفی فنا ہے

الفت احمد ہوئی ہے جسکے دل مین جاگزین
عرش ہے یہی دل ہمارا اعظم ہے [illegible]

جسکے دلمین عشق احمد کا اثر پیدا ہوا
ہے وہی مومن ہے صوفی وہی بندہ [illegible]

جسکا آقا رکھتا ہو مہر نبوت پشت پر
اسکا خادم معشوقہ ہوگا [illegible]

۱۰۷
ای محمد اپنے چہرہ سے نقاب اولٹاؤ
مثل موسی اب خفی بھی طالب دیدار ہے

احمد تمہارے عشق مین ہستی مٹا چلے
ہم اپنے ساتھ [illegible]

ہم پر اثر ہو کب ترا ای آفتاب حشر
احمد کو ہم تو [illegible] آ چلے

سب پر کرم ہے ہمپہ نہین کسلیے کرم
وصلت ہوا [illegible]

دیکھا ہے مینے تمکو بڑے ذوق و شوق سے
نظرون مین پھری ابتو [illegible] سما چلے

ہم عاشقونکو زیب و طلبی سے کیا غرض
ہم اپنے دلمین احمد [illegible] کو پا چلے

عاشق تمہارا وصل سے سیراب کیون نہو
آقا تمہین تو عشق کا [illegible] پلا چلے

١٠٨	قربان جاؤن وصل کی دولت نصیب ہو اپنے خفی کو آپ تو بیحد رلا چکے	٩

احمد ہمارا قبلۂ اہل نیاز ہے — عاجز ہے دو جہان و عاجز نواز ہے

شوق وصال درد جدائی نہ پوچھئے — یہ جان گداز ہے وہ اگر دل گداز ہے

اوج امت عروج ہے پابوس سے نبی — یان جسکا سر جھکا ہے وہی سرفراز ہے

محبوب کبریا سے جو کرتی ہین دب — توبہ کرین وہ جلد در توبہ باز ہے

مجھپر جو گذری ہے ترے ہجر میں یا نبی — کس سے کرون مین عرض کہ قصہ دراز ہے

خالق مرا غفور و کریم و رحیم ہے — اوسکا رسول ایک بھی بندہ نواز ہے

میرے شفیع آپکو میرا رہے خیال — سنتا ہون مین یہی کہ خدا بے نیاز ہے

دیکھا کرون مین چہرۂ انور ترا نبی — اسکے سوا اور نہ کچھ حرص و آز ہے

١٠٩	محبوب کبریا کا ثناخوان تو ہے خفی تیرے لیے ہمیشہ در خلد باز ہے	٧

دو جہان مین مین کہان ہین ترے مقدر والے — الله والے ہین ہمین ہم ہین ترے در والے

تیری مداحی نے جن جن کی مٹائی اعمال — سادے دفتر کو لیے بیٹھے ہین فتنہ والے

شافع حشر کہی وہ ترک امت کا — دیکھکر رشک سے جلنے لگے محشر والے

تاج شاہان جہان کا سر دریوزہ گری — تیرے کوچہ کے گدا سیکڑون کشور والے

گرمی حشر اگر ہو سبب تشنہ لبی — مین پکارونگا کہان ہین مرے کوثر والے

دن قیامت کے فرشتے جو ہمین گھیرین گے / ہم کہین گے کہ ہٹو ہم ہین ہمبر والے

۱۱۰
شکر واجب ہے خفی ہم پہ جناب حق کا
شافع کل ہے نبی ہم ہین مقدر والے
۹

ہمکو بلوالی وہان آپ جو احسان کرتے / خود کو ہم روضۂ پر نور پہ قربان کرتے

روضۂ پاک پہ جاتی تو قسم ہے حق کی / اپنی آنکھونکو تری جالی سے چسپان کرتے

ہمسی ملجاتی اگر حضرت محبوب اله / پیش افسانۂ در شب ہجران کرتے

کاش تدبیر سے تقدیر موافق ہوتی / خانۂ دل مین ہم اوس شاہ کو مہمان کرتے

یا محمد جو غلامی مین ہمین لیتے آپ / کام سب آپکی ہم تابع فرمان کرتے

راز کی باتین جو ارشاد وہ کرتے ہمکو / گنج مخفی ہے سمجھکر اونہین پنہان کرتے

شکر اللہ کا دیدار ہوا ہمکو نصیب / گر نہوتا تو سہا چاک گریبان کرتے

دیکھتے زلف مسلسل مہ لقا جب تری / تیری زلفونکی قسم خواہش زندان کرتے

۱۱۱
اے خفی حضرت یوسف اگر اسدم ہوتے
حسن احمد کو دکھا کر اونہین حیران کرتے
۹

مری احمد سے مجھکو الفت ہے / میری خالق نے دی یہ نعمت ہے

بندہ ابتک مدینہ کو نہ گیا / ہای میری یہ کیسی قسمت ہے

حشر کا ڈر ہو کیا مرے حامی / احمد پاک کی شفاعت ہے

نخل امین کھڑا ہے کعبہ مین / دلکو میرے خیال قامت ہے

درد و ہجر انکے مین سینہ کوب ہوئین	مجکو دم بھر کی بھی نہ فرصت ہے
شامل امت محمد ہون	اسلیے مجھپہ حق کی رحمت ہے
دونو عالم مین عاشقون کے لیے	راحت روح نام حضرت ہے
تم خدا کے حبیب ہو شاہا	کیسی پیاری تمہاری صورت ہے

١١٢	مدح احمد حفیؔ لکھے جاؤ یہہ تمہارے لیے عبادت ہے	٩

کسی ذکر محمد کی ثنا کی	وہین نازل ہوئی رحمت خدا کی
ہوا ہے خود خدا ہی اونکا مداح	پھر اب کس سے ثنا ہو مصطفے کی
لگالون آنکھہ مین سرمہ بنا کر	ملے گر خاک تیری کفش پا کی
کوئی تو نعمت باطن عطا کر	کہ حالت ہو بری تیری گدا کی
نہ الیگا خدا دوزخ مین اوسکو	لکھی جو نعت فخر انبیا کی
مری حامی قیامت مین نبی ہین	مجھے کیون فکر ہو روز جزا کی
بلایا کیون مدینے مین اب تک	نہ کیون درد جدائی کی دوا کی
ہنون دریوزہ گر مین تیرے در کا	تمنا ہے یہی بس اس گدا کی

١١٣	حفیؔ مداح ہے محبوب حق کا اوسی خالق نے یہہ دولت عطا کی	٩

اے مرے محبوب رب مکھڑا دکھانا چاہیے	آتش فرقت کے شعلونکو بجھانا چاہیے

رحمت اللعالمین ہوکر غضب مین آئے رب — بر سرِ رحم آپکو یا شاہ آنا چاہیے
تم شفیع المذنبین ہو ہم ہین امت آپکی — اپنی امت کو خدا سے بخشوانا چاہیے
امتِ احمد مین ہم ہین کیا نہین تجھکو خبر — اے جہنم ہم سے تجھکو منہہ چھپانا چاہیے
گر فرشتے مجھکو کھینچین سوئے دوزخ یا شفیع — مدح خوان میرا یہہ ہے کہکر چھوڑانا چاہیے
آفتاب حشر کی حدت ہو جب دم تیز تر — دامن رحمت مرے سر پر اوڑھانا چاہیے
تری بیماری محبت کی بڑے آثار ہین — یا محمد اب عیادت کو تو آنا چاہیے
ذوق میرا شوق میرا بڑھ گیا ہے یا نبی — اوس در اطہر پہ مجھکو اب بلانا چاہیے

۱۱۴	اے خفی یہہ داغِ عشقِ احمدی ہے گنج راز اوسکو اپنے دلکے گوشہ مین چھپانا چاہیے	۷

جبین کعبہ پا گر قدم ہمکو ملا کرتے — دل اپنا ہم تصدق اور جان اپنی فدا کرتے
اگر خدمت مین رہتا حضرت احمد کی یہہ شیدا — اطاعت دیکھکر میری مرے حق مین دعا کرتے
تری کوچے مین پڑ رہتے اگر قسمت جگہہ دیتی — کوئی بھی گر اوٹھا دیتا کدہر جائین کہا کرتے
اگر روضہ پہ ہوتی یاد اس عاشق کی اے آقا — تری روضہ کی چارون سمت رو رو کر پھرا کرتے
اگر ہوتی بنی سارے زمانہ مین محمد کے — وہ حسب الحکم خالق کی خوشی سے اقتدا کرتے
مشرف ہم جو ہوتے تیرے دیدار مبارک سے — تری مدح و ثنا احمد کھڑے ہوکر پڑہا کرتے

۱۱۵	خفی یثرب مین گر وہ ٹھوکرین بھی مارتے ہمکو سرِ عجز اپنا ہم تو پاے اقدس پر رکہا کرتے	۷

تری فرقت کا کانٹا جیسے سینہ مین کھٹکتا ہے
بسان مرغ بسمل یا محمد دل پھڑکتا ہے

بسان رحمت عالم توجہ اسطرف بھی ہو
کہ خون دل بسرنگ اشک آنکھوں سے ٹپکتا ہے

بھڑکتے ہین جو شعلے آتش فرقت کے سینہ مین
تو میرا دیدہ پانی اپنے اشکونکا چھڑکتا ہے

جو داغ عشق احمد ہے ید بیضا سے بہتر ہے
مقابل اوسکے اگر مہر محشر کتنی چمکتا ہے

تصور اوس سبز گنبد کا کرون نظارہ مین ہر دم
اسی امید مین آقا ہمیشہ دل پھڑکتا ہے

تیرے ابر کرم سے ہے بہار گلشن عالم
تری شفقت کی خوشبو سے جہان سارا مہکتا ہے

١١٤ | فرشتو جاؤ تم تربت پہ یہہ کہدو محمد سے
خفی خستہ دل ہر دم تمہاری راہ تکتا ہے | ٩

معراج اک گلی جو مکان خدا کی ہے
وہ راہ میرے شاہ کی دولت سرا کی ہے

ہمکو ادب ضرور ہے اے آتش جحیم
امت یہہ دیکھہ بادشہ انبیا کی ہے

تقدیر کب ہے ایسی ملین ہمکو وہ قدم
دلمین ہے آرزو تو فقط خاک پا کی ہے

تصویر احمدی سے ہے مشکل احد عیان
جو میم ہے سو مہر دہ دست خدا کی ہے

اپنے کو ہمنے کردیا احمد مین اب فنا
صورت اسی فنا مین ہمارے بقا کی ہے

کیون اسپہ نام دیدہ و دل تا عرب جائے
سب راستون مین ڈاک ہمارے دعا کی ہے

فرقت کا جو مریض ہے اوسکا ہو کیا علاج
دیدار احمدی مین تو صورت شفا کی ہے

ازل خدا سے ہمین بخشوا لیا
رحمت تو ابتدا مین ہے ان انتہا کی ہے

تم رہگذار شاہ مین آنکھین ملو خفی

محمد تیری فرقت مین عجب حالت ہماری ہے ۔ کہ ہمکو بیقراری اور شب کو اشکباری ہے
ہزارون خوبرو دیکھے ذرا اسکو بھی دیکھو تو ۔ کہ صورت احمدِ بی میم کی کیا پیاری پیاری ہے
ذرا دیکھو تم اب مڑکر ادہر ترچھی نگاہون سے ۔ تمہارے ہجر مین شاہا ادہی حالت ہماری ہے
گذاری عمر ساری یا محمد یا محمد مین ۔ دمِ جان کندنی بھی لب پہ نامِ شاہ جاری ہے
لحد مین جائینگے جب ہم فرشتے آکے کہوینگے ۔ ثنا خوان محمد ہو چلو جنت تمہاری ہے
مرا ہو نہ ادا ور نعتِ سیدِ عالم زہی قسمت ۔ کسیکا کیا اجارا ہے کہ یہ توفیقِ ربی ہے
نہ دیکھی گر یہان صورت تری محشر مین دیکھونگا ۔ کہ اے جان حشر تک باقی مری امیدواری ہے
تو ہی محبوبِ خالق کا تری قبضے مین ہے سب کچھ ۔ ملک ہو یا کہ انسان حکم تیرا سب پہ جاری ہے
علاجِ حضرتِ عیسی سے بھی ہوگا نہ یہ اچھا ۔ تری تیغِ محبت کا جگر پر زخم کاری ہے
جو ہین دیوانے احمد کے حقیقت مین وہ ہین عاقل ۔ کہ یہ دیوانگی اونکی کمال ہوشیاری ہے

118

خفی کو سب قیامت مین ملائک آکے کہوینگے
کہ تم مداحِ احمد ہو بہت خاطر تمہاری ہے

7

جلوہ فرما میرے سینے مین ہے صورت آپکی ۔ کشورِ دل پر ہے شاہا اب حکومت آپکی
آگیا موسی کو غش اب دیکھلون مین بھی ذرا ۔ یا حبیبِ کبریا کیسی ہے طلعت آپکی
خواب مین یکبار دیکھا شوق میرا بڑھ گیا ۔ پھر میسر ہو شہا مجھکو وہ رویت آپکی
حشر مین تکتے رہینگے آپکا منہ سب کے سب ۔ عام ہوگی یا نبی اوسدن شفاعت آپکی

یا سراج الانبیا روشن ہی میرا مزار — قبر مین ظلمت ہی شمع محبت آپکی
کہاں سو چلکر ہی گر کشتی و ہی گرداب مین — پار اوتاریگی اسی دن عنایت آپکی

۱۱۹ — ایکی احمد گر ملین تو عرض کرنا آپ سی
میری جان لینی کو آمادہ ہی فرقت آپکی — ۱۱

یا محمد لب ہلادو وہان ہلانے کے لیے — مین دکن پڑا ہوا ہون صدمے اوٹھانیکی لیے
اونکو صدقے جو مشرف ہین جمال پاک سے — ہمکو تو آنکھین ملین آنسو بہانیکی لیے
اے حبیب کبریا کس سوی سرکار دل — اب تو خالی ہی پڑا تشریف لانیکی لیے
یا محمد مسلمونکو تجھسے مائل کردیا — اور تجھکو چن لیا خود دل لگانیکی لیے
ہمنے لکھی ہین قصیدے چند نعت پاک مین — خاص روضے پر کھڑے ہو کر سنانیکی لیے
بھیجو دونکی دستگیری تیری ہی قبضہ مین ہے — مت چلے ہم برزخ کبریٰ تک آنیکی لیے
یا محمد مین بہت مشتاق ہون بہر خدا — حکم بھیجو روضۂ اقدس تک آنیکی لیے
روز محشر تشنہ ہو کر جب پکارون یا نبی — تم بلا لو ساغر کوثر پلا نیکی لیے
یا محمد تم اولٹ دو اپنے چہرے سے نقاب — چاند سی صورت غریبونکو دکھانیکی لیے
جسمین گنجائش ہے وہ انسان کامل کا ہے دل — دو جہان کافی نہین تیرے سمانیکی لیے

۱۲۰ — اے خفی کیون سونگھتے ہو کلی اپنے دلکو تم
پھول یہ لیجاکے روضے پر چڑھانیکی لیے — ۷

احمد کی نعت گویوں مین اپنا بھی نام ہے — مقبول اس سبب سے ہمارا کلام ہے

ہین آسمان دین کی ستارے کُل انبیاء — اون سب مین آپ نبی مرا ماہ تمام ہی
جسی سی عقدے ہوئی ہین کُل مشکلونکی حل — وہی تو آستانہ شاہ انام ہی
روضہ پہ مصطفی کی ہون اب باغ باغ مین — رضوان سی کہدو باغ کو تیری سلام ہی
عشق محمدی مین ہوا جو کوئی فنا — بیشک خدا کی پاس وہ عالی مقام ہی
کیسا رحیم ہمکو ملا ہے رسول پاک — منظور مغفرت کا جسی انتظام ہی

۱۲۶	برزخ مین مصطفی کی ثنا ہو گیا خفی اوسپر ہمیشہ آتش دوزخ حرام ہے	۹

کو مری خاک تری راہ مین برباد رہے — تری عشاق سے کوچہ ترا آباد رہے
دونو عالم سے کیا اسلیے خالی دل کو — تاکہ احمد کی فقط اسمین بہری یاد رہے
میری نظرون مین سمائی نہ کوئی ترے سوا — میری آنکہونمین ترا حسن خداداد رہے
مجھکو جبتک کہ حضوری کا نہ ہو کچھ ارشاد — آپکی کان ہین اور مری فریاد رہے
اپنی نعلین اوٹھانیکی جو دیجی تو خدمت — اپنی آنکھونسے لگا کر رہون دلشاد رہے
کیون مدینے مین بلاتی نہین شاہا مجھکو — مدح خوان آپکا کیا ہند مین برباد رہے
گرم بازار شفاعت کا ہو جب روز جزا — جنس نا چیز میون شاہا مری کچھ یاد رہے
یا محمد مرا دل تیری تصور مین مدام — دین و دنیا کی ہر اندیشہ سی آزاد رہے

۱۲۷	نعت گوئی مین نہ کیون حوصلہ بڑھ جای مرا اے خفی حضرت مائل سا جو استاد رہے	۷

احمد کی ذات شان محمد کا ظہور ہے	ہر چیز مین ہو دیکھو محمد کا نور ہے
احمد نے تجھ کو ذات احد مین کیا فنا	پھر تو جدا سمجھنا سمجھ کا قصور ہے
مجھسی کمال شوق مین کہتا ہی دل مرا	روضہ پہ جانا تجھکو تو اک دن ضرور ہے
ہے باطناً خیال سے ہر دم حضور مین	خادم اگرچہ ظاہراً آقا سی دور ہے
سارے امم پہ خیر امم کو شرف جو ہے	وقت اوسکی آشکار کا یوم النشور ہے
موسی کو برق طور سے غش آگیا تو کیا	تیرا جمال نور ہے دل بہر طور ہے

۱۲۳	تڑپون نہ کیون فراق محمد مین ای خفی دل ناصبور ہی مرا دل ناصبور ہے	۷

فنا ہو کر محمد مین محمد ہی ہمنی مثائی ہے	فدا ہو کر محمد پر بڑی لذت اوٹھائی ہے
شفاعت کو کھڑا ہو وہ شفیع المذنبین دیکھو	گنہگاران امت کی قیامت مین بن آئی ہے
وہ در تیرا ہی ای احمد جہان جبریل ہی دربان	شہنشاہی ہی بڑھکر تیری کوچہ کی گدائی ہے
معطر ہی شہ لولاک کا دربار عالیشان یہ	وہان ہمسی گنہگارونکی کب ہوتی رسائی ہے
تری دیت کا خواہان ہون اگر مشکل ہی یہ خواہش	مری آقا تری قدرتمین کل مشکلکشائی ہے
مرا ہی شوق صادق کھینچ چلونگا سوئی یثرب مین	کہ میری شوق صادق مین خضر کی رہنمائی ہے

۱۲۴	خدائی تیری قبضے مین ہی کچھ اوسکو بھی دی مولا خفی مسکین ہے محتاج ہی تیرا فدائی ہے	۷

نام خدا زبان پہ مری صبح و شام ہے	اور دل پہ نقش میرے محمد کا نام ہے

اسقدر کیا جو بہیج سکون تحفۂ درود
تشنہ رہیگی لب تری امت بروز حشر
اسرے مین ہو رہا تہا یہی ذکر جا بجا نہ
مجہکو نہ خوف حشر نہ اندیشۂ صراط
احمد کا نام لیتا ہون صفت و ثنا کے ساتھ

ہر دم نبی پہ حق سے درود و سلام ہے
وہان تیرے ہاتہہ مین ہی تو کوثر کا جام ہے
تو آج شاہ دین سے خدا ہمکلام ہے
مداح ہون نہ مین اونکا جو خیر الانام ہے
کیا مجہسے بڑھکر کوئی بہی شیرین کلام ہے

١٢٥	شاہ خفی کو دور نہ کر تو ازل سے وہ تیرا غلام ہے تری گہر کا غلام ہے	ے

خداوندا کرم فرما تری رحمت کے مین صدقے
کیا ہے رحمۃ للعالمین تو نے محمد کو
کہینگے نفسی نفسی سب کہیگا اُمتی تو ہی
زندگی مین خدا کے بعد بس تیرا ہی نسب ہے
بلا لی پاس کب تک ہجر کے صدمے اوٹہاؤن مین
خدا عاشق ترا ساری خدائی تیرے قبضے مین

مدینے مین تو پہونچا دے تری قدرت کے مین صدقے
تری قدرت کے مین صدقے تری رحمت کے مین صدقے
تجہے امت سے الفت ہے تری الفت کے مین صدقے
ترے رتبہ کے مین صدقے تری عزت کے مین صدقے
نہین طاقت جدائی کی تری وصلت کے مین صدقے
تری صورت کے مین صدقے تری قدرت کے مین صدقے

١٢٦	جو پہونچون اے خفی مین روضۂ پر نور احمد پر کہون اطراف پہر پہر کر تری تربت کے مین صدقے	ے

تری الفت مین عالم بیخودی کا ہم پہ طاری ہے
تری فرقت مین رہ اونکو کلیجا کوئی ملتا ہے

حقیقت مین یہہ بیہوشی ہماری ہوشیاری ہے
کہ اشکون کی عوض آنکہون سے یہ خون جا رہی ہے

کرون نظارہ روضے کا یہی آرزو ہر دم — تمہارے حکم کی احمد فقط اب انتظاری ہے
کرینگے کیا سوال اب کے فرشتے مجھسے تربت مین — وظیفہ نام احمد کا زبان پر میری جاری ہے
ارادہ ہے اُتانا لکھکر جو ہون دار حقیقت پر — زمانہ جا چکا منصور کا اب میری باری ہے
قصیدہ میرا سنکر تلملاتی ہین بلابی سب — کہ اونکی تو تکیہ پھوٹ پر اسی کا زخم کاری ہے

۹	خفی یاد حبیب کبریا مین و نو عالم مجھے غافل کیا یہ میرے دلکی ہوشیاری ہے	۱۲۷

طور پر جلوہ جو دیکھا وہ ضیا کسکی ہے — چال احمد کی سوا ہوش ربا کسکی ہے
اوسکی بخشش نے کیا ساری خدائی سے سلوک — کوئی کہدے کہ بھلا ایسی عطا کسکی ہے
اپنے دامن مین جو ہر ایکو چھپالے دم حشر — جز شفیع دو جہان ایسی قبا کسکی ہے
انبیا کے ہین برابر علمائے امت — ایسی امت دو جہانمین بخدا کسکی ہے
ہاتھ احمد کا اوٹھے مغفرت امت کی ہوئی — ایسی مقبول کہو اور دعا کسکی ہے
جسکا عاشق ہے خدا خود وہ ہے صورت کسکی — دل لیا جسنے خدا کا وہ ادا کسکی ہے
کونسا نور کا پتلا ہے سر افلاک گیا — چاند سورج مین ضیا کہئے [illegible] کسکی ہے
وہ تو ہے مالک احمد یہ ہے ملک احمد — ہان خدا کسکا ہے اور خلق خدا کسکی ہے

۷	ہر ایک شعر پہ ہے صلوا علیہ کی صدا اے خفی کیون نہو یہ مدح و ثنا کسکی ہے	۱۲۸

تمت

[illegible] دیوان اور دینی واسطے ربیع کی دو قصیدے اشعار [illegible]

اے مسلمانو پڑھو ملکر درود و فاتحہ	[illegible] نذر [illegible] درود و فاتحہ
[illegible] تمہاری [illegible] مثل مہر و ماہ	[illegible] درود و فاتحہ
او ربیع الاول آیا دہوم ہے میلاد کی	چاہیے اس ماہ مین گھر گھر درود و فاتحہ
رحمت [illegible] پڑہ رہی ہین جھکر [illegible] با ادب	محفل میلاد [illegible] نذر درود و فاتحہ
ہاتھ [illegible] فاتحہ [illegible] میلاد و شریف	ہے فردوس نعمت کا زیور درود و فاتحہ
شاغلو ذاکرو تمکو چاہیے صبح و مسا	دل مین عشق احمدی لب پر درود و فاتحہ

۱۲۹	نذر دیتی ہے یہ شہ لولاک کو اے حنفی لیجئے ہے یہ زر درود و فاتحہ	۱۱

رسول خدا السلام علیک	مجھے مونہہ دکھا السلام علیک
اگر مونہہ دکھاؤ سے انکار ہے	مرے دل مین آ السلام علیک
پریشان کبتک رہون ہند مین	مدینے بلا السلام علیک
گدایانہ آؤن گلی مین تری	سناؤن صدا السلام علیک
سر راہ ہون مثل نقش قدم	مجھے تو سنا السلام علیک
چلا مجھکو راہ حقیقت مین تو	مرے رہنما السلام علیک
محمد کہان جاؤن در سے ترے	ہون تیرا گدا السلام علیک

ستی آل واصحاب پر مین فدا | حبیب خدا السلام علیک
محمد محمد خدا کے لیے | خودی سے چھوڑا السلام علیک
مین روز ازل سے ہون بچھڑا ہوا | خدا سے ملا السلام علیک

خفی کو یہہ مژدہ سنا خواب مین
یقیں ہم پیا السلام علیک

تقریظ سنسنج قلم فصاحت رقم سعید ازلی سید محمد منصور علی بخاری المتخلص خرد سلمہ

حمد و ثنائے کبریا افہام انسان سے محال ہے۔ اور شمار آلائے و نعمائے الٰہی مین زبان ناطقہ لال ہے وان تعدوا نعمت اللہ لاتحصوہا۔ احصائے نعت و منقبت رسول برحق سے عقل عاری ہے ... و نامحدود زبان کل مخلوق پر جاری ہے۔ صلوا علیہ و آلہ و صحبہ وسلموا تسلیما۔ امابعد منجلی خاطر عارفان تجلیات و انوار خلاق عالم و ضمائر انور عاشقان دیدار رسول اکرم پر مخفی و محتجب نہیں ہے کہ یہہ گلدستہ قصائد نعت محمدی و دستبوئے فضائل احمدی الحق ایک سِرّ خفی ہے اور اسم بامسمی بذکر خفی ہے۔ اسکی مصنفہ عفت مآب واقف رموز خفی و جلی ہین۔ عالی خاندان والا دودمان المتخلص خفی ہین۔ والدماجد انکے وحید العصر فرید الدہر عارف حقائق معارف عالیجناب مولانا مولوی محمد ابوالفیض سعید الدین منصف سلمہ اللہ تعالےٰ ابن قدوۃ العلماء الکرام زبدۃ الفقہاء العظام حضرت مولانا مولوی احمد علیخان بہادر مغفور ابن فصاحت جاہ بلاغت ...

عمدة المحدثین سلطان الواعظین فقیہ الملک جناب مولانا مولوی محمد اکبر علیخان بہادر مرحوم
ومبرور۔ ذات علیا مصنفہ مین نہ صرف اوصاف ظاہری و وصف اضافی ہی موجود ہین بلکہ
اونمین بیحد کمالات باطنی و بیعد صفات ذاتی زیب وجود ہین۔ علوم عربی وفارسی وانگریزی سے
ماہر ہین۔ ہر علم کی نوشت وخواند پر بشائستگی قادر ہین ہر طرح کی فنون دیسی مین سلیقہ دنگاہ ہی
ہر قسم کی انگریزی دوخت مین عمدہ دستگاہ ہے ہر وقت ذکر الٰہی اونکا شغل و وظیفہ ہی۔ نقشبندیہ
اونکا طریقہ ہے۔ حضرت مولانا مولوی شیخ شاہ سعید الدین حسین صاحب نقشبندی مدظلہ العالی خلیفہ حضرت
مولانا شاہ سعد اللہ صاحب قدس سرہ العزیز سے بیعت حاصل ہے۔ سلسلہ سلوک جاری ہے
طریقہ معرفت کامل ہی۔ حالت یقظہ وسنام مین زیارت محبوب رب العالمین سے شرف پایا ہے
حصول فیض قدمبوسی سرور کائنات ختم المرسلین سے اعلی اونکا پایہ ہے حضرت شفیع محشر نے
دست شفقت اونکی سر پر رکھا ہی۔ اونکا سر اونکی قدوم سے بدست خاص اوٹھا کر دعا دی ہی مُنّی کا
خطاب فرمایا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ اوسیوقت سے عشق رسول میں
استغراق تام ہے۔ تصویر احمدی پیش نظر صبح وشام ہی تصنیف قصائد مدحیہ مین ہمہ تن مصروف
اونکا خیال و دماغ ہی فکر اشعار نعتیہ اشغال مین ہر وقت اونکا دل عوام ہی خاص اس فن مین سر آمد شعرا زبدۃ الحکما
فصیح و بلیغ سخنور کامل جناب حکیم احمد حسین صاحب متخلص بہ نائل سے اصلاح لیجاتی ہی قصائد بھیجکر
عزت تلمذ حاصل کیجاتی ہے الحق بقدر الکد تکتسب المعالی۔ ومن طلب العلے
سہر اللیالی۔ الحاصل ہرگاہ کہ علیا مصنفہ ایسے خاندان اعلی وافضل سے ہین اور جنکو ایسے
مرشد حق بین وکامل اور اوستاد ثانی سحبان وائل حضرت نائل سے ہین تو اونکی علو حوصلگی و

قوت علمی و جودت طبع و ذکاوت و اشتغال وجد و حال کی تعریف نہ قابل تحریرات سے ہے اور جبکہ تو جہ اور نظر فیض اختصاص حضرت محبوب سبحانی ہوئی اونکی شامل حال ہوئی اور انوار فیضان محمدی سے اونکا گنجینہ دل عرفان منزل مالامال ہے تو اونکی تعریف میں بہ کثرت کیا چھوٹا مونہہ بڑی بات ہے بنا بر علیہ طرح لسان کر کے شکر الٰہی جل شانہ پر اس تقریظ کو ختم کرتا ہون۔ اور مصنفہ مقدسہ کو دعائے خیر دیگر قطعات تاریخی نذر کرتا ہون۔ الحمد للہ کہ اس زمانہ مین بھی مخدرات عصمت پوش اسدرجہ کمالات صوری و معنوی سے آراستہ ہین اور معظمات عفت کوش اس مرتبہ حلیہ علم و فضل سے پیراستہ ہین خداوند تعالیٰ مصنفہ کو ہمیشہ چشم زخم بو قلمونی روزگار سے مصئون و محفوظ رکہے اور دارین مین اپنے حبیب کی محبت و عشق مین شادان و فرحان و محفوظ رکہے آمین ثم آمین۔

قطعہ تاریخ نگارندہ

جو بجنسی وجد مین نعت رسول نظم کی
اوسکی ہر ایک حرف کی درجہ بہے ہین سب گنے

پہر جو یہ سال کا خیال آیا تو دلمین اے خسروؔ
فضلی کا حال وجد مین دیکہہ لو صاف عیان ہے

خاتمہ کتاب سے عیسوی یہ سال ہے عیان
وہ تو بڑا ریاض سے ہے کسطرح کل فقط لکہون

اوسکو سنین ختم کو قال قیل فقط لکہون
دیکہلون ایک قال کو اور نہ قیل فقط لکہون

قال کا دل ہے اوسکے ساتہہ اسلیے قیل فقط لکہون
چہوڑ دون قیل و قال کو ادنہین قیل فقط لکہون

۱۳۱۲ ۱۸۹۴

ولہ فارسی

عاشق و شیدائے دیدار رسول
گوہر نعت نبی در نظم سفت

آن خجستہ نیک محمود الصفات
حسبذا اشعار موزون طیبات

آن نہ دیوان خفی نامش بس است ؎	آن خودش سر است وکنز مخفیات
اسم تاریخی شنیدم از خرد	قل ہی من باقیات الصالحات ۱۳۱۰ھ

تقریظ جلیلۂ کلک گہر سلک افصح الشعرا ابلغ البلغا نازک خیال شیرین مقال جناب مولوی عبد السبحان صاحب متخلص بہ نزیہ سلمہ العزیز

خدایا تیری قدرت کی کارسازیون کے قربان اور تیری بندہ نوازی کے صدقے اپنے حبیب کو امی و امین کیا اور آپکی زبان کہ خود ہی ملاح حبیب بنا شب اسری مین التحیات کا تحفہ دیا قران مین ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۔ ارشاد فرما کے ہم اپنے پیارے کی نعت فرض کی ۔ لیلی اپنی ہجولیونکو جمع کرتی تہی اور کہتی جو لڑکی مجنون مجنون زیادہ کہیگی وہ چہوارے زیادہ پائیگی سچ ہے ۔ من احب شیئا فاکثر ذکرہ بنا بر علیہ نعت سید ابرار اہل اسلام کا شعار قرار پایا عربی مین قصیدہ بردہ کے مصنف نے چند شعر پڑہے اور دولت جاویدانی اوڑا ۔ فرماتا ہے ؎ شعر

ان الرسول لنور یستضاء بہ — وصارم من سیوف اللہ مسلول

حسان بن ثابت نے نعت کی مضامین عرش سے اوتارے ۔ بازار عکاظ کے شاعرون مین جہان اور علمی اور اخلاقی اشعار پڑہے جاتے تہے نعت مین بہی طبع آزمائیان ہوتی تہین ۔ کاملین روزگار اصدقائے وقت نے حضور عالم کی مدح مین کیا کیا گوہر فشانیان کین طبقات اولیا مین ابدال اوتاد نجبا نقبا غوث وقطب سبکے سب سید لولاک کی نعت فرض عین سمجہا کئے الشعراء تلامیذ الرحمن کا خطاب حاصل کیا شعرا ہی غاوون نے دنیا بہر کے جہوٹ اور لغویات سے زمین کو آسمان سے ملا دیا مسیحا کو معشوق کا کشتہ ہوسے کو دلبر بے وفا کی کوچہ کا بہوس کہندہ

ان کفریات و ہزلیات مین بہی وہ مغضوب نہوئے معتوب نہوئے صرف اسلئے کہ جناب ختمی مآب کی شان
مین بہت نہین ایک ہی شعر لکہد الابرات جنت فرمان آزادی عن النار حاصل کرلیا۔ غالب کیسے رند قدح خوار
خمخانہ آشام تہی مگر یہہ شعر لکہدیا چہٹی پا گئے شعر ہر کس بہ انچہ عزیز است میخورد ؛؛ سوگند گردگار
بجان محمد است + فارسی مین قدسی نے قیامت کی ایک غزل کہی کہ سرزمین نعت مین ہل چل ڈالدی
شعر مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛؛ دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی۔ سعدی جامی
خسرو نظامی وغیرہ نے قلم توڑ دیئے وہ وہ شان دلربائی اور ادائے مصطفائی کی تصویرین کہینچین کہ
درود ہی پڑہتے بن پڑا اردو مین کافی صوفی شہید شہیدی لطف امیر مینائی نے
معرکے کیے ہین کہ دل چہین چہین لیا شہیدی فرماتے ہین شعر عایشہ بی بی کی بلم ؛؛ صلے اللہ علیہ وسلم
بار دیگر شہیدی فرماتے ہین شعر خدا ہو نہ چوم لیتا ہو شہیدی کس محبت سے ؛؛ زبان پر میری
جسدم نام آتا ہی محمد کا۔ مینے سنا ہی خود حضور اقدس نے خواب مین بعضو نکا منہہ چوم لیا کسیکے سینے سے
لپٹا لیا۔ مگر جسطرح ماعرفناک حق معرفتک تیری جلالت شان کی شہادت ہے، اوسیطرح۔ لا یمکن
الثناء کما کان حقہ تیری حبیب کی ادائے محبوبیت ہے۔ بڑے بڑون نے سینے ٹیک ٹیک دیئے
بہی چہوٹ چہوٹ گئے مگر حمد و نعت کی عظیم الشان دریاؤن سے ایک قطرہ کا بہی بیان نہوا اور
ہو تو کیونکر ہو تم سے خدا و مصطفے کی کنہ مین ادراک عاجز ہے ؛؛ محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفے جانے

الغرض مردون نے اپنے اپنے حوصلے نکالے جہانتک ہوسکا مدح محبوب خدا مین جانین لڑا دین۔
عورتون نے اس میدان مین بہت کم حصہ پایا عرب کی شاعرہ عورتون نے البتہ تو تیری پانی چڑہا دیا
بارہی لیکن [illegible] ایک شعر مہاجرات کی لڑکیون تہی تاریخ شاہد ہے کہ اس قدر عرب مین مرد شعرا ہوکر

پیچھے نہین رہنے دیا۔ ابتدای اسلام مین مہاجرین و انصار تیغ و پیکان سے اسلام پھیلاتے تھے تو عورتین
نعتیہ گیتون اور مدحیہ اشعار سے دل بہلایا کرتی تھین بنات قبیلۂ نجار مدینہ منورہ مین دف بجا کر گاتی تہین
کوئی عورت گنگناتی تھی مصرعہ وفینا رسول اللہ من آل ہاشم۔ مگر افسوس شرفاے
ہند کی عورتون نے نہ تعلیم پائی نہ انکو یہہ آزادی پانیکا موقع ملا۔ شہزادیون مین نواب زیب النساء بیگم
مخفی نے تمام اصناف شاعری مین کمال حاصل کیا مگر نعتیہ اشعار اونکی بہی کم دیکھے گئے۔ اونکی ایسی بہی
عورتین نکلین گی جو شاعرہ ہون مگر ہین تو انگلیون پر گن لو۔ حال مین اس دیوان نعت کو دیکھ کر معلوم
ہوا کہ خدا کی نیک بندیان عصمت و عفت کی پردہ نشین بہی ہوئی محبوب خدا سے لو لگائی ہوئی ہین۔ سیر حیا مین
نعت کی اتنی لگا ہندی عورتون مین ایسی خاتون کی سر سہرا رہتا نظر آتا ہے یہہ رابعۂ وقت حفصی تخلص مولوی
ابو الفیض صاحب کی صاحبزادی ہین کیون نہو ارحام طاہرہ اور اصلاب طیبہ کی تاثیر رائگان
نہین جاتی۔ فالصّٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت کی نظیر بی حفصی ہین۔ انکا خاندان عالی
دکن مین آفتاب بنکر چمکا سلطان الواعظین مولانا مولوی محمد اکبر صاحب مغفور انکے والد ماجد کی دادا
ایک مشہور علامۂ وقت تھے حب نبوی مین اسقدر غلو تھا کہ ایک مکان موسوم بہ نہی خانہ خاص
مجالس میلاد کیلیے تعمیر فرمایا جسکی شان و سجاوٹ قابل دید ہی ربیع الاول مین ابر بیان ولادت باک
سید لولاک اوسمین ہوا کرتا تھا غرض بی حفصی صاحبہ اس کمسنی اور نو عمری مین وہی اثر آبائی کہوسی
عاشق رسول کریم ہین ولائے محبوب خدا کی یہہ دلیل بین ہے کہ اپنے اظہار شوق مین یہہ دیوان
نعت نظم فرمایا۔ کلام کی پختگی مطالب کی خوبی زبان کی سلاست قابل ہزار آفرین ہے بات یہ ہے
خیالات طاہرہ اور طبع لطیف پر مضامین اچھوتے نہون تو کیا ہو ذوق وجدانی اور سوز فطرتی

اوربہی ستم ڈہایا کہ جوبات دلسے نکلی دل ہی مین جا بیٹہی - تکلف نہین تصنع نہین آورد نہین استعارہ
نہین خیالات لطیف دماغ مین امنڈے جی بیچین ہوا آنکہون سے آنسو اور زبان نے لفظ اوگل دیے دل پر قابو
نہین رہا طبیعت بے اختیار بہی ہو سکی - شوخی بہی ہے اور زبان ترجمان حال یہہ خداداد بات ہے سعی کسیکا
کیا اجارا جسے یہہ نعمت ملی زوال مجازی تخت طاؤسی کو ٹہوکر مار دیتا ہے میری زبان مین یا ورتی قلم مین
قدرت جو اس گرانمایہ متاع سخن کی رونمائی کیلئے کچہہ الفاظ مہیا کرسکون جسقدر لکہا وہ بہی طغیانی قلم
ہی اور بے صرفہ ناظرین کی دردسری کی ورنہ اوس دُر معدن شرافت کی تعریف و توصیف ایک محال ہے
اوسکی سلسلہ پردۂ خیالات نازک تک خیال کا پہونچنا بہی ہم خیال ہے پاکیزہ گوہری حمیدہ صفاتی اونکے
خداتیان حریم طاہرہ ہین اگر کوئی کہے آپ شاعرہ ہین جو کہدیا عرض حال دل شوریدہ جو ہوی تہا وہ
درد دل نظم بنکر نکلا جو نالہ خفی تہا اپنے پیارے حبیب و شفیع سے باتین کرسکو جی چاہا نثر نسہی نظم
مین سراپا یا الفاظ معمولی ہین مگر گویا آسمان پر تارے جنکی نقطے ہین مگر سوتی نبوید ہین بہ شعر ہے
یا در جنت پر بسم اللہ مصرع ہے یا کلمہ لا الہ الا اللہ جو حرف ہے محبت مین شرابور ہے متوالا ایک مصرع
دو بیکسی درد بالا - شوق دیدار کی حکایت ہے درد ہجران کی شکایت ماجرائے آشفتہ سری ہے دل
مسوس کے ڈالا بخت نارسا ہوا تو فلک کو کوس ڈالا مناجات حضوری در اقدس ہے کسطرح جانثر
ہونا لکہنے ہو بس ہے - اسطرح دیوان تیار ہوگیا نظر فروز اولی الابصار ہوگیا الہی قبولیت کا
اثر دے مقبول پیغمبر کردے مصنفہ عالیہ کی سعی مشکور ہو مشہور نزدیک و دور ہو بی بی خفی جنکے
اوستاد کامل فخر الاکابر جناب احمد حسین صاحب المتخلص مائل ہین جنکی شوخ بیانی ادا بندی نے
سحبان کی ہو آج اونکی فصاحت سے سرسبز ہین گن لکہنو دہلی ہے غضب کی جودت و ذکاوت پائی ہے

حدتِ ذہن قیامت کی ہاتھ آئی ہی اونکی اشعار زبان زد خاص و عام ہین آجکل آپ دکن مین مستغنی الانام ہین۔ خداوند کریم نخل شاعری کو بارآور فرما۔ آج سی کل بہتر فرما۔ اب طاقت گویائی نہین اس سحر سوائی کی کوزہ مین سمائی نہین ناچار ختم کلام سے یہ تاریخ پر اختتام ہے —

قطعہ تاریخ ازجناب المتخلص بہ عزیز

کرد چون تحریر نظم نعتیہ ٭ ٭ مریم دوران خفی خوش خصال
بہر سال ہجرتش ہاتف عزیز ٭ گفت ہاتف شد کتاب بیمثال

۱۳۱۰ھ

ایضاً

اندرین آوان زفضل ایزدی ٭ طبع شد نظم دلآویز حقی ٭ ٭
سر فرو بردم سپئے تاریخ آن ٭ عقل باہن گفت مرغوب نبی

۱۳۱۰ھ

تواریخ ازنتائج طبع عالم علوم معقول و منقول جناب مولوی غلام احمد صاحب قاضی تعلقہ نارائن پیٹ ساکن قصبہ انکور —

زہد الخفی نعت احمد

۱۳۱۰ھ

خفی نے لکھا جب یہ دیوان نعت ٭ بفضل خداوند رب العلا
تو ہاتف نے سنکر اوسکی اتمام کا ٭ کہے نسخہ نعت احمد کہا

۱۳۱۰ھ

ایضاً

واہ کیا خوب لکھا نعتیہ ٭ مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
ہے یہ تاریخ اے خفی اللہ نے ٭ ذوق و شوق حب احمد دیدیا

۱۳۱۰ھ

ایضاً

لکھی خفی نے شوق سے مضمون حمد و نعت کی
جب دہیان یہہ آیا مجھے تاریخ اوسکی کچھہ لکھون
صل علی صل علی صل علی صل علی
نذر محمد مصطفےٰ ہدیہ دیا دل نے کہا ۱۳۱۰ھ

ایضاً

خفی نے لکھی جب کہ نعت رسول
خرد نے کہی اوس کی تاریخ یون
بہ امداد روح شفیع الوریٰ
ثنا سے نبی ہے یہہ حمد خدا ۱۳۱۰ھ

قطعۂ تاریخ از طبعزاد محمد حنیف صاحب وکیل درجہ دوم متخلص بہ خلیفہ

از فضل خلاق جہان در سلطنت شاہ مرسلان
دیوان زیبا و متین شد طبع در نعت نبی
در دل تردد داشتم تاریخ تا سازم رقم
در داد ہاتف این ندا نعت محمد از خفی ۱۳۱۰ھ

از طبع طباع یکتا مرزا عبد الکریم بیگ صاحب شایق سررشتہ دار عدالت منصفی تعلقات نارائن پیٹ وغیرہ ضلع محبوب نگر

از تقاضائے تولا کہ بدل داشت خفی
کرد تصنیف کتابے بہ ثنائے سرور
بہر تاریخ چو در بحر تفکر رفتم
گفت ہاتف کہ بگو از مدح پیمبر

تقریظ از طبع وقاد عالم کامل الاستعداد جامع فضائل صوری و معنوی مولانا مولوی محمد تقی صاحب مدرس مدرسہ تعلقہ نارائن پیٹ ضلع محبوب نگر

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی من اوضح سبل الرشد
والحکم سیدنا و مولٰنا محمد افصح العرب والعجم - امابعد اس زمانہ مین علم و فضل کی جو کساد
بازاری اہل اسلام مین عموماً اور مسلمانان دکن مین خصوصاً پائی جاتی ہے وہ اہل بصیرت و خبرت پر
مخفی نہین - عورتونکا کیا ذکر - اون بیچاریونکی تربیت و تعلیم پر تو مطلق توجہ ہی نہین کی جاتی
بلکہ اونکا ابد الدہر جاہل و بی علم رکھنا قرین مصلحت خیال کیا جاتا ہے مردون مین لکھنے پڑھنے کا
جو رواج ہے وہ نہایت ادنی درجہ کا ہی خط و املا درست کر لینا انتہائی کمال سمجھا جاتا ہے
ایسا شخص جو منشی ادیب عالم فاضل کی معزز لقب کا نفس الامر مین اہل ہو شاذ و نادر نظر آتا ہی افسوس
صد افسوس کہان ہی وہ زمانہ اور کہان ہی وہ شوق طلب علم کہ ہر دہ کدہ بمنزلہ یونان اور ہر سقائی
ارسطوی زمان تہا - مسلمانونکا گزشتہ و موجودہ شوق و میلان کسب کمال کا مقابلہ کیا جائے
تو کوہ ہمالیہ کی بلند چوٹی اور قعر سمندر کی فراز و نشیب کا عبرتناک فرق نمایان ہوگا یہ بات نہین
کہ ہماری جوہر قابلیت مرور دہور کی وجہ سے زنگ خوردہ ہو کے مٹی نہ گئی اور ہمارے دماغ
سے روشنی و جلا نابود ہو کے تیرہ ہو گئی ہون اب بہی طبیعتونکی وہی آب و تاب استعداد کی وہی
براقی اور چمک ہے - غرض بزرگان سلف کی جملہ اوصاف ہم مین موجود ہین لیکن ہم ہندوستانیونکے
تعصبات اوہام رسم و رواج کی خونخوار لشکر مین ناگہان سخت محصور ہو گئے گو پہلے ان مزاحمتونکی
کچھ پروا نکرتے تھے اور بزرگونکے قدم بقدم چلے جاتے تھے لیکن آخر بحکم بشریت اس حصار سے مالوف
ہو گئے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ پڑھا سبق و آموختہ بزرگونکا سکھایا اور پڑھایا ہوا بالکل بہول گئے عیش
آرام طلبی ہمارا شغل پست ہمتی کا رشتہ ہو گیا جو امتداد زمانہ محصوریت کے لیے لازم تہا بحمد اللہ

کہ اب بعض اولو العزم اور دردمندان قوم نے نہایت دلیری اور ثابت قدمی کے ساتھ اس مجاہدہ پر
اونہانے اور خود نکلنے اور اونکو نکالنے کے لیے کوشش بلیغ شروع کردی ہے چنانچہ میرے مطاع جناب مولوی
سید سعید الدین صاحب ابو الفیض حال منصف نارائن پیٹ نے جو بلدہ کے ایک عالی خاندان رئیس اور
مشہور و معروف جناب فصاحت جاہ فقیہ الملک مولوی محمد اکبر علیخان بہادر واعظ جادو
بیان کے ابن الابن ہین بخلاف دستور و رواج لوم لائم کا خیال نکرکے کامل استقلال و فیاضی کے ساتھ اپنے
صاحبزادے بلند اقبال کو فارسی عربی انگریزی کی عمدہ تعلیم دلائی ماشاء اللہ طبیعت و ذہن وقاد پایا ہے
بہت جلد تحصیلی کتب سے فارغ ہوگئے ہین نظم جو بالطبع انسانکی مرغوب اور مسلمانونکا ترکہ ہے اوسپر
توجہ مبذول فرمائی شفیق باپ نے لائق بیٹے کے لیے اس فن مین ترقی کاورث کی داد لینے کا عمدہ
سامان و اہتمام کر دیا - خفی تخلص و استادی پاکے نعتیہ شعر کہنے شروع کردیے مشق کے سنگلاخ
مرحلہ طے کرکے صرف چند مہینے مین صاحب دیوان ہوگئے ہین اسوقت دیوان مذکور راقم الحروف کے
روبرو ہے اگرچہ مین کیا اور میری ناچیز رائے کیا جو اوسکے حسن و قبح مین استدلال کرون یہ کام
سخن شناس و سخن فہمونکا ہے لیکن جب کوئی خوبصورت چیز کسی شخص کے سامنے آتی ہے گو وہ
بالکل گنوار اور قوت ممیزہ سے محض عاری ہو اوسکا ادراک اوسکی نکتون اور باریکیون تک پہنچ سکتا ہو
نہ بے اختیار ہوکر بہ تقاضائے فطرت انسانی کبھی اوسکی تعریف اپنی سمجھ کے موافق کرتا ہے پس مین بھی
اپنے خیالات اس شاہد سخن کے حسن و جمال کی نسبت ظاہر کرنے مین مجبور ہون مجملاً یہ کہ مضامین
نہایت عمدہ و عام فہم بیان سلیس خیالات پاکیزہ تمثیل و استعارہ نفیس ترکیب درست بندش چست
زبان کا وصف اسکے کہ مصنف نے حیدرآباد کی خالص آب و ہوا مین نشو و نما پایا ہے دہلی و لکھنؤ کی بیبیون سے

بہت کم میل جول ربط و ضبط رہا ہے بہت شستہ و صاف الفاظ محاورہ خوبی ادا سے تمام کلام
مملو ہے نکات بلکہ سب صنائع شعری سے خالی نہین غور سے دیکھو پر بھی کوئی نقص یا عیب نظر نہین آتا
علاوہ اسکے لفظ لفظ سے رسول اللہ کی محبت ٹپکتی ہے صاف یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ مصنفہ عشق محمدی
مین ڈوبی ہوئی ہین اور عالم وجد و ذوق مین اونکی زبان پر یہہ کلام جاری ہوگیا اگرچہ سیکڑون نہین
مختلف زبانون مین شاعرہ بیگمات گذری ہین اور شیرین سخنی مین وہ پایہ حاصل کیا ہے کہ انکے
اشعار زبان کو لذت اور جانکو تازگی بخشتی ہین لیکن مسلمانان دکن مین یہہ پہلی بیگم ہین جنہون نے
اس فن پر توجہ کرکے کمال کا درجہ پیدا کیا ہے اور یہہ بات دکن کے لیے سرمایۂ افتخار ہے
چونکہ گھر مین پیری مریدی اور میلاد شریف کا ہمیشہ چرچا رہتا ہے طبیعت کا بھی رجحان زیادہ تر
اسی طرف تھا اور ہر آئینہ عورتون کی تفریح طبع کے لیے بھی قصائد نغز آیندہ [illegible]
تھی نعت گوئی اپنے اشعار اور دوسرے اصناف سخن جتنے ہین سب پر رکھا طبیعت کی موزونی اور
قبلہ و کعبہ استادی جناب مولوی احمد حسین صاحب مائل کی مشفقانہ اصلاح تھوڑے عرصہ مین
باعث کامیابی ہوئی شعر آنکس کہ بہ بحر التجای بردہ ؛؛ شد پاک ز لوث وہم گہر آوردہ ؛؛
اب عبارت کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خدا کلام کو حسن قبول و مصنفہ کو ثمرہ جگر کا دی
عطا کرے قطعہ تاریخ درج ذیل ہے

قطعہ

سواد مجھکو تو تاریخ کا نہین ہرگز
مگر بحکم مطاع ادیب لکھتا ہون
وہ کون ہے یعنے ابوالفیض منصف عادل
زمانہ بھر مین جسکو ادیب لکھتا ہون

کلام خستہ طبائع وذی لیاقت کا	ثنا و نعت میں جسکو عجیب کہتا ہون
دعا ہے یہ کہ سبب طبع ہو پسند انام	الٰہی تجھکو سمیع و مجیب کہتا ہون
ہوئی ہو سکی تعمیل مجسی آرزو حقی	تو خود دل اس سے بہ تضمین ہر نبی کہتا ہان
مجسال کہ اتہی لیکن بہ فیض روح امین	حدیث عشق رسول حبیب کہتا ہون
	۱۳۱۰ھ

ایضاً

دیوان حقی کا گرچہ سال ہجری	لکھا بہ فیض روح موحی
روحی تہی تلاش عیسوی سن کی مجھے	محبوب حبیب رب ہوا ذکر حقی
	۱۸۹۲ء

تاریخ طبع دیوان از قلم اعجاز رقم بلبل ہندوستان و استاد السلطان

جناب نواب مرزا خانصاحب داغ دہلوی

قطعہ تاریخ طبع دیوان حقی

واہ عصمت مآب کیا لکھنا	کیا ہی اچھی کہی ہے نعت نبی
تپش دل کی آگ ہے اسمین	اور اک لاگ ہے محبت کی
کیا فصیح و بلیغ ہے یہ کلام	کہین تمکین ہے تو کہین شوخی
جسطرح رنگ و گل ہون نشۂ و مل	یون ہے چسپیدہ لفظ سے معنی

بندش اچھی زبان اچھی ہو
رگ مجذوب سے ہے خط مسطر تو
ہے دوات اسکی یا ہو دیدۂ حور
حق تعالے اسے کرے مقبول

یہی شعر و سخن کی ہے خوبی
کاغذ اسکا ہے یا دل صوفی
خامہ اسکا ہے یا ہو بال پری
بطفیل محمد عربی

طبع دیوان کا سال تو اسے داغ
کہدے۔ مطبوع عشق پاک خفی
۱۳۱۰ھ

از نتائج طبع سخنور نامی شاعر گرامی جناب خواجہ سید باقر صاحب متخلص شیدا

تاریخ تصنیف دیوان خفی

کیا خفی نے مرتب جو اپنے دیوان کو
لکھوں وہ بات کہ تاریخ جس سے پیدا ہو

بتاؤ حضرت شیدا میں اوسکو کیا سمجھوں
فروغ دیدہ لکھوں قدرت خدا سمجھوں
۱۳۰۹ھ ۱۳۰۹ھ

تاریخ طبع دیوان خفی

ہری دل پر ذوق و حق آگاہ اگر
خوش آئینہ ہست رخ یار درو

شیدا تو بحب نیک میر پاک نظر
دیوان خفی کلام مقبول نگر
۱۳۱۰ھ

ایضاً

چھپا دیوان خفی کا جسنے دیکھا	عجب شئے ہے عجب شئے ہے عجب شئے
حقیقت مین نہین شبہ التصنع	کہو یہ شمع بزم معرفت ہے

۱۳۱۰ھ

نتیجہ طبع جناب سید میر اللہ احمد صاحب اسیر تخلص صلعہ عامل صلعہ شپہ خانہ سرکار عالی

تاریخ طبع دیوان خفی

اگر ہست سرّ خفی و جلی — بود از کلام خفی منجلی

بعہد ہمایون شاہ و وزیر — وزیرے کہ آمد بدولت بشیر

بلے آن یکی ہست جان ہنر — اگر این یکے ہست کان ہنر

بعلم و ہنر خوشش بر آمد زنے — تو گوئی زنان را سر آمد زنے

زنے نکتہ سنجی زبان آورے — ز بحرِ ہنر خوش بہا گوہرے

بود راست آنکس کہ تحریر کرد — نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد

پے خوش گفت نعت رسول انام — علیہ الصلاۃ و علیہ السلام

بصدق و صفا بولی زد رقم — ثنائے حبیب خدا یک قلم

صفائے دلی از کلامش عیان — عیان است صدق [illegible]

بطرزی کہ [illegible] است — نگفتہ سخن [illegible]

[illegible] — [illegible] آفرین [illegible]

سرزد شاه قدرش کند گر یکی | که زینسان نماید هنر هر یکی

ازین است شهرت باهل دول | شد از شور طبل و دف آهنگ دل

چو دیوان شده ختم طبعش نمود | منش دیدم و طبع عشقش نمود

نمودم خیال سنینش ناگهان | بگوشم صدا آمد از آسمان

ایا سال آن هست روشن چو ماه

ز حرف ثنائے رسالت پناه

۱۳۱۰ ھ

اطلاع ضروری

بوجہ سرعت بعض جا کچھ غلطی ہوگئی ہے امید کہ قبل ملاحظہ دیوان کے مطابق صحتنامہ ذیل کی درستگی فرما کر ملاحظہ کریں

صحتنامہ و غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	[illegible]	گہر	گوہر
۱۰	[illegible]	[illegible]	پروردگار
۱۴	[illegible]	[illegible]	کہاں
۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	[illegible]	تشنۂ امم	تشنۂ لاامم
۱۷	۱۲	بجا نگھ	بجانگھ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۵	رکھنگی	رکھنگر
۳۰	۶	ربتانکو	نسیانکی
۳۲	۱۵	ملعونون	ملعونو
۳۳	۱۵	زیابعت	زیارت
۳۹	۵	ٹیک	ٹیکنٹ
۴۲	۳	اقتبا	بقتا

اعلان [illegible]

[illegible]